

إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرَاتٍ مِنْ
 الْكُمَاهِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَى وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ وَيَوْمَ
 يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَاءِ مِي قَالُوا اذْذِكْ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيدٍ ٤٨
 وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَدْعُونَ مِنْ قَبْلُ وَظَلُّوا مَا لَهُمْ مِنَ
 الْحَيَاةِ ٤٩ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ مِنْ دُعَاءِ الْخَيْرِ وَإِنْ مَسَّهُ الشَّرُّ
 فَيَسْئَلْ عَن قَوْنِطٍ ٥٠ وَلَئِنْ آذَقْتَهُ رَحْمَةً مِنَّا مِنْ بَعْدِ ضَرَاءٍ
 مَسَّتَهُ لَيَقُولَنَّ هَذَا إِلَى يَوْمِ مَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً لَّوْ لَئِنْ
 رُجِعْتُ إِلَى رَبِّي إِنَّ لِي عِنْدَهُ لَلْحُسْنَىٰ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ
 كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا وَاوَلَدُ يُقْتَلُهُمْ مِنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ٥١ وَإِذَا
 أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ
 فَذُودُوا دُعَاءِ عَرِيضٍ ٥٢ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ
 ثَمْرٌ كَفَرْتُمْ بِهِ مِنْ أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ٥٣
 سَتَرِيهِمْ ائْتِنَانِي الْإِفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ
 أَنَّهُ الْحَقُّ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ٥٤ أَلَا
 إِنَّهُمْ فِي مَرِيَّةٍ مِّنْ لِّقَاءِ رَبِّهِمْ أَلَّا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ ٥٥

٤٧ قیامت کا علم اکیلے اللہ ہی کی طرف لوٹایا جاتا ہے۔ وہ اکیلا ہی جانتا ہے کہ وہ کب آئے گی۔ اس کے سوا یہ بات کوئی نہیں جانتا۔ جو جو پھل اپنے شکوفوں سے نکلتے ہیں جو ان کی حفاظت کرتے ہیں، اور جو مادہ حمل سے ہوتی ہے اور جو بچے وہ جنتی ہے، سب کا اسے علم ہے۔ اس میں سے کوئی چیز اس کے قبضے سے باہر نہیں۔ جس دن اللہ ان مشرکوں کو جو اس کے ساتھ بتوں کی عبادت کرتے تھے، بتوں کی عبادت پر ڈالنے اور سرزنش کرتے ہوئے پکارے گا: کہاں ہیں میرے وہ شریک جنہیں تم شریک سمجھتے تھے؟ مشرک جواب دیں گے: ہم تیرے سامنے مانتے ہیں، ہم میں سے کوئی اب اس کی گواہی نہیں دیتا کہ تیرا کوئی شریک ہے۔

٤٨ جن بتوں کو وہ پکارتے تھے، وہ ان کی نظروں سے غائب ہو جائیں گے اور انہیں یقین ہو جائے گا کہ ان کے لیے اللہ کے عذاب سے بھاگنے کی کوئی جگہ اور بچ نکلنے کی کوئی صورت نہیں۔

٤٩ انسان صحت، مال، اولاد وغیرہ نعمتیں مانگنے سے نہیں بھگتا اور اگر اسے محتاجی آجائے یا کوئی بیماری وغیرہ لگ جائے تو وہ اللہ کی رحمت سے بہت زیادہ مایوس اور ناامید ہو جاتا ہے۔

٥٠ اگر آزمائش اور بیماری پہنچنے کے بعد ہم اسے اپنی طرف سے صحت، مال اور عافیت سے نوازیں تو وہ ضرور کہہ اٹھتا ہے: یہ میرے لیے ہے کیونکہ میں اس کا اہل دار تھا۔ میں تو نہیں سمجھتا کہ قیامت قائم ہوگی اور اگر بفرض حال قائم ہو بھی گئی تو بھی اللہ کے ہاں میرے لیے مال و دولت ہوگا۔ دنیا میں جس طرح اس نے مجھ پر انعامات کیے کیونکہ میں ان کا حق دار تھا، اسی طرح وہ آخرت میں بھی مجھ پر انعام کرے گا۔ جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا، ہم انہیں ان کے اعمال کی خبر ضرور دیں گے جو وہ کفر اور گناہوں کی صورت میں کرتے رہے اور ہم انہیں سخت ترین عذاب کا مزہ ضرور چکھائیں گے۔

٥١ اور جب ہم کسی انسان کو صحت و عافیت وغیرہ کی نعمت دے کر اس پر انعام کرتے ہیں تو وہ اللہ کے ذکر اور اس کی اطاعت سے

غافل ہو جاتا ہے اور تکبر کرتے ہوئے کنارہ کش ہو جاتا ہے۔ جب اسے کوئی بیماری یا فقر و فاقہ وغیرہ آلیتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے لمبی چوڑی دعائیں کرنے لگ جاتا ہے اور اس کے سامنے آنے والی تکلیف کا شکوہ کرتا ہے تاکہ وہ اس سے اسے دور کر دے۔ جب اس کا رب اس پر انعام کرے تو اس کا شکر ادا نہیں کرتا اور جب وہ اسے آزمائشوں پر صبر نہیں کرتا۔

٥٢ اے رسول (ﷺ)! ان جھٹلانے والے مشرکوں سے کہہ دیں: اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہوا، پھر تم نے اس کے ساتھ کفر کیا اور اسے جھٹلایا تو مجھے بتاؤ عنقریب تمہارا کیا حال ہوگا؟ اور اس شخص سے بڑا گمراہ کون ہے جو حق کے ظاہر ہونے اور اس کے ٹھوس اور مضبوط دلائل کے واضح ہونے کے بعد بھی اس کی مخالفت پر اڑا رہے؟

٥٣ عنقریب ہم مسلمانوں کو فتوحات عطا کر کے کفار قریش کو آفاق عالم میں اپنی نشانیاں دکھائیں گے اور خود ان کی اپنی ذات میں انہیں فتح مکہ کے ذریعے سے اپنی نشانیاں دکھائیں گے حتیٰ کہ ان کا شک دور ہو جائے اور ان پر واضح ہو جائے کہ یہ قرآن ہی حق ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ کیا ان مشرکوں کے لیے اس قرآن کے حق ہونے پر اللہ تعالیٰ کی یہ گواہی کافی نہیں کہ یہ اس کے پاس سے آیا ہے؟ اللہ سے بڑھ کر عظیم گواہی کس کی ہے؟ اس لیے اگر وہ حق کے طلب گار ہوتے تو ضرور اپنے رب کی گواہی کو کافی جانتے۔

٥٤ یقین جانو کہ دوبارہ اٹھائے جانے کے انکار کی وجہ سے مشرک قیامت کے دن اپنے رب سے ملاقات کے بارے میں شک میں مبتلا ہیں، وہ آخرت پر ایمان نہیں لاتے، اس لیے وہ نیک عمل کر کے اس کی تیاری نہیں کرتے۔ یاد رکھو کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے علم و قدرت سے ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

نوافذ: قیامت کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔

کافر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمتیں ملنے اور آزمائش آنے پر جو طرز عمل اختیار کرتا ہے، وہ اس کے ذہنی الجھاؤ اور پریشانی پر مبنی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے علم و قدرت سے ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ شریعت کے کمال کا بیان، نیز یہ وضاحت کہ اس کی پیروی واجب ہے، لہذا اس کی مخالفت سے باز رہا جائے۔

تفسیر: ﴿١﴾، ﴿٢﴾ ﴿حَمْدٌ - عَسَقٌ﴾ اس طرح کے حروفِ مقطعات پر تفصیلی گفتگو سورہ بقرہ کے شروع میں گزر چکی ہے۔

﴿٣﴾ اے پیغمبر (ﷺ)! اس جیسی وحی اللہ تعالیٰ آپ کی طرف اور آپ سے پہلے اللہ کے جو نبی ہوئے، ان کی طرف بھیجتا رہا، وہ اللہ جو اپنے دشمنوں سے انتقام لینے میں سب پر غالب ہے، اپنی تدبیر اور پیدا کرنے میں کمال حکمت والا ہے۔

﴿٤﴾ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسے پیدا کرنے والا، اس کا مالک اور اس کی تدبیر کرنے والا صرف اکیلا اللہ ہے۔ وہ اپنی ذات، قدرت اور غلبے میں عالی شان اور اپنی ذات میں عظمت والا ہے۔

﴿٥﴾ قریب ہے کہ آسمان اپنے عظیم حجم اور بلندیوں کے باوجود اللہ کی عظمت و جلال کی وجہ سے زمینوں کے اوپر سے پھٹ پڑیں۔ تمام فرشتے ڈرتے اور جھکتے ہوئے اپنے رب کی پاکی اور عظمت اس کی تعریف کے ساتھ بیان کر رہے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ سے زمین والوں کے لیے بخشش طلب کرتے ہیں۔ آگاہ رہو! بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہ بے حد بخشنے والا، ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

﴿٦﴾ جن لوگوں نے اللہ کے سوا بتوں کو اپنا کارساز بنا لیا اور وہ اللہ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے اعمال محفوظ کر کے ان کی نگرانی کر رہا ہے اور وہ ان کے اعمال کی انہیں جزا بھی دے گا۔ اے رسول (ﷺ)! آپ ان کے اعمال کی نگرانی اور حفاظت پر مقرر نہیں ہیں، اس لیے آپ سے ان کے اعمال کا نہیں پوچھا جائے گا۔ آپ تو بس پہنچانے والے ہیں۔

﴿٧﴾ اے رسول (ﷺ)! جس طرح ہم نے آپ سے پہلے نبیوں کی طرف وحی کی، اسی طرح آپ کی طرف بھی عربی قرآن کی وحی

وَرَكْعَةً بَدَأَ فِيهَا وَهِيَ كَتَمَاتٌ كَسَوَاتٍ زَكَاةً وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُرْدًا لِمَنْ حَمَلَهُ الْوِطْرُ خَفِيًّا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○

حَمْدٌ ۱ عَسَقٌ ۲ كَذَلِكَ يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ ۳

اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۴ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَهُوَ

الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۵ تَكَادُ السَّمَوَاتُ يَتْفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلَائِكَةُ

يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا إِنْ

اللَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۶ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ اللَّهُ

حَفِيفٌ عَلَيْهِمْ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ۷ وَكَذَلِكَ أَوْحَيْنَا

إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنذِرَ يَوْمَ

الْجَمْعِ لِارْتِيبِ فِيهِ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ۸ وَلَوْ

شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَكِنْ يَدْخُلُ مَنْ يَشَاءُ

فِي رَحْمَتِهِ وَالظَّالِمُونَ مَا لَهُمْ مِنْ وِليٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۹ أَمْ اتَّخَذُوا

مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ۱۰ قَالَ اللَّهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَهُوَ

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۱۱ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ

إِلَى اللَّهِ ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبِّي عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ۱۲

کی تاکہ آپ کے والوں اور اس کے گرد و نواح کی عرب بستیوں کو اور بعد ازاں سب لوگوں کو ڈرائیں۔ آپ لوگوں کو قیامت کے دن سے ڈرائیں جس دن اللہ تعالیٰ انگوں پچھلوں کو حساب کتاب اور جزا سزا کے لیے ایک ہی میدان میں جمع فرمائے گا۔ اس دن کے واقع ہونے میں کوئی شک نہیں جبکہ لوگ اس دن دو گروہوں میں تقسیم ہوں گے: ایک گروہ جنت میں ہوگا اور وہ ایمان والے اور دوسرا گروہ آگ میں ہوگا اور وہ کافر۔

﴿٨﴾ اگر اللہ چاہتا کہ لوگوں کو دین اسلام پر لا کر ایک امت بنا دے تو ضرور انہیں ایک ہی امت بنا دیتا اور ان سب کو جنت میں داخل کر دیتا لیکن اس کی حکمت کا تقاضا یہ تھا کہ وہ جسے چاہے اسلام میں داخل کرے اور جنت میں بھیج دے۔ جن لوگوں نے کفر اور نافرمانیاں کر کے اپنے آپ پر ظلم کیے، ان کا کوئی دوست نہ ہوگا جو ان کی حمایت کرے اور نہ کوئی مددگار ہوگا جو انہیں اللہ کے عذاب سے بچائے۔

﴿٩﴾ بلکہ ان مشرکوں نے اللہ کے سوا اور کارساز بنا لیے ہیں جن سے وہ دوستی رکھتے ہیں، حالانکہ حقیقی کارساز اللہ ہے۔ اس کے علاوہ نہ کوئی نفع دے سکتا ہے نہ نقصان۔ وہی حساب کتاب کے لیے اٹھا کر مردوں کو زندہ کرے گا اور اس پاک ذات کو کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔

﴿١٠﴾ اے لوگو! تمہارا دین کے بنیادی یا فروعی جس مسئلے میں اختلاف ہو جائے، اس کا فیصلہ اللہ کی طرف ہے، چنانچہ اس کے بارے میں اللہ کی کتاب اور اس کے رسول (ﷺ) کی سنت کی طرف رجوع کیا جائے۔ یہ جو مذکورہ صفات والا ہے، وہی میرا رب ہے۔ میں نے اپنے تمام معاملات میں اسی پر بھروسہ کر رکھا ہے اور اسی کے حضور میں توبہ کرتا ہوں۔

نوٹ: ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کی عظمت ظاہر اور نمایاں ہے۔ ﴿١﴾ اہل ایمان کے لیے فرشتے خیر اور بھلائی کی دعائیں کرتے ہیں۔ ﴿٢﴾ ایمان والے اپنے تمام معاملات میں بالخصوص اختلاف کے وقت قرآن و سنت کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ﴿٣﴾ یہاں صرف اہل مکہ اور آس پاس والوں کو ڈرانے کا حکم اس لیے ہے کہ ان کا رد کرنا مقصود تھا کیونکہ انہوں نے آپ (ﷺ) کی رسالت کا انکار کیا تھا اور نہ آپ تمام لوگوں کی طرف رسول بن کر آئے تھے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ...﴾ اور ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا ہے۔“ (سبا: 34-28)

۱۱) اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو بغیر کسی اگلے نمونے کے پیدا کرنے والا ہے۔ اس نے تمہارے لیے تمہاری جنس سے جوڑے بنائے ہیں اور تمہارے لیے اونٹوں، گایوں اور بکریوں کے جوڑے بنائے حتیٰ کہ وہ تمہاری خاطر بڑھے جا رہے ہیں اور وہ تمہیں شادی کے ذریعے تمہارے جوڑوں سے پیدا کرتا ہے۔ اس نے تمہارے چوپایوں کے گوشت اور دودھ میں تمہاری گزران کا سامان رکھا ہے۔ اس کی مخلوقات میں سے کوئی اس جیسا نہیں۔ وہی اپنے بندوں کے اقوال خوب سننے والا، ان کے افعال اچھی طرح دیکھنے والا ہے۔ ان میں سے کوئی چیز اس سے نہیں چھوٹی۔ وہ ضرور انہیں ان کے عملوں کی جزا دے گا۔ اگر عمل اچھے ہوئے تو بدلہ بھی اچھا ہوگا اور اگر عمل برے ہوئے تو جزا بھی بری ہوگی۔

۱۲) آسمانوں اور زمین کے خزانوں کی کنجیاں اسی اکیلے کے پاس ہیں۔ وہ اپنے بندوں میں سے جس کا رزق چاہتا ہے کھلا کر دیتا ہے، یہ امتحان لینے کے لیے کہ وہ شکر کرتا ہے یا ناشکر؟ اور جس پر چاہتا ہے رزق تنگ کر دیتا ہے تاکہ اسے آزمائے کہ وہ صبر کرتا ہے یا اللہ کی تقدیر پر ناراض ہوتا ہے؟ بلاشبہ وہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ اس سے کوئی ایسی چیز چھپی نہیں جس میں بندوں کا کوئی مفاد ہو۔

۱۳) تمہارے لیے اسی طرح کا دین مقرر کیا جس طرح کے دین کی تبلیغ اور اس پر عمل کرنے کا ہم نے نوح (علیہ السلام) کو حکم دیا اور جس کی اے رسول (ﷺ)! ہم نے آپ کی طرف وحی کی۔ جو شریعت تمہارے لیے مقرر کی، وہ اسی کی طرح ہے جس کی تبلیغ اور اس پر عمل کرنے کا حکم ہم نے ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو دیا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقہ بندی نہ کرنا۔ آپ اللہ کی توحید اور اس کے سوا دوسروں کی عبادت چھوڑنے کی طرف جو انہیں بلاتے ہیں، مشرکوں پر یہ بہت بھاری گزرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے اور اسے اپنی عبادت اور اطاعت کی توفیق دیتا ہے اور

فَاِطْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طُجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّ
مِّنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا يَذُرُوْكُمْ فِيْهِ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ
السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝۱۱ لَهُ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَبْسُطُ
الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيَقْدِرُ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۱۲ نَزَعَ لَكُمْ
مِّنَ الدِّيْنِ مَا وُضِيَ بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ وَمَا
وَصَّيْنَا بِهٖ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَ
لَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهٖ كَبُرَ عَلٰى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ اَللّٰهُ
يَجْتَبِيْ اِلَيْهٖ مَّن يَّشَاءُ وَيَهْدِيْ اِلَيْهٖ مَّن يُّنٰبِ ۝۱۳ وَمَا
تَفَرَّقُوْا اِلَّا مِّنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَعِيًا بَيْنَهُمْ وَّلَوْ اِ
كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّفُضِيَ بَيْنَهُمْ وَّ
اِنَّ الدِّيْنَ اُوْرثُوْا الْكِتٰبَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝۱۴
فَلِذٰلِكَ فَاذْعُ وَاَسْتَقِمُّ كَمَا اُمِرْتَ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَهُمْ
وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ
بَيْنَكُمْ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ لَنَا اَعْمَالُنَا وَّلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ لَا
حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝۱۵

اپنی طرف ہدایت اس کو دیتا ہے جو ان میں سے اپنے گناہوں سے توبہ کر کے اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔

۱۴) کافروں اور مشرکوں نے تفرقہ اسی وقت ڈالا جب محمد رسول اللہ ﷺ کو ان کی طرف بھیج کر ان پر حجت قائم کر دی گئی اور ان کی یہ گروہ بندی بغاوت و سرکشی اور ظلم کی بنا پر تھی۔ اگر اللہ کے علم میں یہ بات پہلے سے طے نہ ہوتی کہ ایک مقرر وقت جو اس کے علم میں ہے، یعنی قیامت تک ان سے عذاب نالا جائے گا تو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان فیصلہ کر دیتا اور ان کے اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے رسولوں کو جھٹلانے کی وجہ سے ان پر جلد عذاب مسلط کر دیتا۔ بلاشبہ جو یہودی اپنے اسلاف کے بعد تورات کے اور عیسائی انجیل کے وارث ہوئے اور ان کے بعد یہ مشرک لوگ، یہ سب اس قرآن کے بارے میں شک میں مبتلا ہیں جو محمد ﷺ لے کر آئے اور اسے جھٹلاتے ہیں۔

۱۵) آپ اس سیدھے دین کی طرف بلائیں، اللہ کے حکم کے مطابق اس پر ڈٹ جائیں اور ان کی چھوٹی خواہشات کی پیروی نہ کریں اور ان سے بحث مباحثہ کے وقت کہیں: میں اللہ تعالیٰ پر اور ان کتابوں پر ایمان لایا جو اس نے اپنے رسولوں پر اتاری ہیں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے درمیان عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کروں۔ جس اللہ کی میں عبادت کرتا ہوں، وہ ہمارا اور تمہارا سب کا رب ہے۔ ہمارے عمل اچھے ہیں یا برے، ہمارے لیے ہیں اور تمہارے لیے تمہارے عمل ہیں، اچھے ہوں یا برے۔ دلیل اور سیدھا راستہ واضح ہو جانے کے بعد ہمارا تمہارا کوئی جھگڑا نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اکٹھا کرے گا اور قیامت کے دن اسی کی طرف لوٹنا ہے، پھر وہ ہم میں سے ہر ایک کو وہ جزا دے گا جس کا وہ حق دار ہے۔ اس وقت سچا اور جھوٹا، نیز صحیح اور غلط پوری طرح واضح ہو جائے گا۔

نوٹ: تمام انبیائے کرام ﷺ کا دین اپنی اصل کے اعتبار سے ایک دین ہے۔ اتفاق و اتحاد کی اہمیت اور اختلافات کے خطرات کا بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت کی کامیابی کے چند اصول: بنیاد کی درستی اور اس پر استقامت، خواہشات نفس کی پیروی سے دوری، عدل، مشترکہ چیزوں پر توجہ مرکوز رکھنا، بے فائدہ اور فضول بحث مباحثے سے بچنا، لوٹ کر جانے کے مشترکہ ٹھکانے کی یاد دہانی کرانا ہیں۔

وَالَّذِينَ يُجَاجُونَ فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا اسْتَجِيبَ لَهُ حُجَّتُهُمْ
 دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ﴿١٧﴾
 اللَّهُ الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْبَيِّنَاتِ وَمَا يُدْرِيكَ
 لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ ﴿١٨﴾ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ
 بِهَا وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ
 الْآيَاتِ الَّذِينَ يُبَارُونَ فِي السَّاعَةِ لَعْنَةُ اللَّهِ لِيُصَلِّيَ بَعِيدٌ ﴿١٩﴾
 اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ﴿٢٠﴾
 مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ وَمَنْ
 كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ
 مِنْ نَصِيبٍ ﴿٢١﴾ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ أَشْرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ
 مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَفُضِّى بَيْنَهُمْ
 وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٢﴾ تَرَى الظَّالِمِينَ
 مُشْفِقِينَ مِمَّا كَسَبُوا وَهُوَ وَاقِعٌ بِهِمْ وَالَّذِينَ
 آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ لَهُمْ مَا
 يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿٢٣﴾

485

﴿١٦﴾ جو لوگ محمد ﷺ پر نازل ہونے والے اس دین کے بارے میں جھوٹے دلائل کے ساتھ بحث مباحثہ کرتے ہیں جبکہ لوگوں نے اسے قبول کر لیا ہے تو ان جھگڑنے والوں کی حجت ان کے رب اور اہل ایمان کے نزدیک ختم ہونے والی اور ناقابل اعتبار ہے۔ اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ ان کے کفر اور حق کو ٹھکرانے کی وجہ سے ان پر اللہ کا قہر و غضب ہے اور ان کے لیے سخت عذاب ہے جو قیامت کے دن ان کا منتظر ہے۔

﴿١٧﴾ جب اللہ تعالیٰ نے کافروں کی کٹ جھتی کے باطل ہونے کا ذکر کیا تو ساتھ ہی صحیح دلائل کی اصل بیان کر دی جس سے مسلمان حجت پکڑتے ہیں اور وہ ہے قرآن مجید، چنانچہ فرمایا:

﴿١٧﴾ اللہ ہی نے حق کے ساتھ قرآن نازل کیا جس میں کوئی شک و شبہ نہیں اور اس نے عدل اتارا تاکہ لوگوں کے درمیان انصاف سے فیصلہ کرے۔ ہو سکتا ہے کہ جس قیامت کو یہ لوگ جھٹلاتے ہیں، وہ قریب ہی ہو اور یہ بات معلوم ہے کہ ہر آنے والی چیز قریب ہی ہوتی ہے۔

﴿١٨﴾ جو لوگ اس قیامت پر ایمان نہیں رکھتے، وہ اس کے جلدی آنے کا مطالبہ کرتے ہیں کیونکہ وہ حساب کتاب اور ثواب و سزا پر یقین نہیں رکھتے۔ جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں، وہ اس سے ڈرتے ہیں کیونکہ انھیں اس میں اپنے انجام کا خوف ہے اور انھیں یقینی علم ہے کہ یہ حق ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ یاد رکھو! بلاشبہ جو لوگ قیامت کے بارے میں لڑ جھگڑ رہے ہیں اور انھیں اس کے واقع ہونے میں شک و شبہ ہے، وہ یقیناً حق سے بہت دور کی گمراہی میں پڑے ہیں۔

﴿١٩﴾ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا لطف و کرم کرنے والا ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے رزق دیتا ہے اور اس کا رزق کھلا کرتا ہے اور جس پر چاہے رزق تنگ کر دیتا ہے، یہ سب وہ اپنی حکمت اور لطف و کرم کے تقاضوں کے مطابق کرتا ہے۔ وہ ایسی بڑی طاقت والا ہے کہ کوئی اس پر غالب نہیں آ سکتا، سب پر ایسا غالب ہے جو اپنے دشمنوں سے بدلہ لیتا ہے۔

﴿٢٠﴾ جو شخص اخروی اعمال و محنت کے ذریعے سے آخرت کا ثواب چاہتا ہو، ہم اس کے لیے اس کا ثواب کئی گنا بڑھا دیں گے۔ ایک نیکی دس گنا سے سات سو گنا تک بلکہ اس سے بھی کئی گنا زیادہ بڑھا دیں گے۔ جو شخص صرف دنیا کا طلب گار ہو، ہم اسے اس کا وہی حصہ دیں گے جو دنیا میں اس کا مقدر ہے اور آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں کیونکہ اس نے دنیا کو آخرت پر ترجیح دی۔

﴿٢١﴾ کیا ان مشرکوں کے اللہ کے سوا معبود ہیں جنہوں نے ان کے لیے دین کے ایسے احکام مقرر کیے ہیں جن کے مقرر کرنے کا اللہ نے حکم نہیں دیا، یعنی اللہ کے ساتھ شرک کرنا، اس کے حلال کیے ہوئے کو حرام کرنا، اور حرام کیے ہوئے کو حلال قرار دینا۔ اگر اختلاف کرنے والوں کے درمیان فیصلہ کرنے کا وقت اللہ تعالیٰ نے مقرر نہ کیا ہوتا اور یہ بات نہ ہوتی کہ وہ انھیں اس دن تک مہلت دے گا تو وہ ضرور ان کے درمیان فیصلہ کر دیتا۔ بلاشبہ جو لوگ اللہ کے ساتھ شرک کر کے اور گناہ کر کے خود پر ظلم کرنے والے ہیں، ان کے لیے دردناک عذاب ہے جو قیامت کے دن ان کے انتظار میں ہوگا۔

﴿٢٢﴾ اے رسول (ﷺ)! آپ ان لوگوں کو دیکھیں گے جنہوں نے شرک و گناہ کر کے خود پر ظلم کیا کہ وہ اپنے کیے ہوئے گناہوں کی سزا سے خوف زدہ ہوں گے اور وہ سزا انھیں ہر صورت میں مل کر رہے گی۔ تو بے سے خالی خوف انھیں کوئی نفع نہ دے گا۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے، ان کا معاملہ ان کے برعکس ہوگا، چنانچہ وہ جنتوں کے باغات میں خوش باش ہوں گے۔ انھیں ان کے رب کے ہاں کبھی نہ ختم ہونے والی من چاہی اور دل پسند طرح طرح کی نعمتیں حاصل ہوں گی۔ یہی ہے وہ بڑا فضل و احسان جس کا مقابلہ کوئی فضل و احسان نہیں کرتا۔

نوائد: ﴿٢٣﴾ مومن کا قیامت کی ہولناکیوں سے ڈرنا، اس کے لیے قیامت کی تیاری میں مددگار ہے۔ ﴿٢٤﴾ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر نہایت لطف و کرم کرنے والا ہے۔ جس کے لیے کھلا رزق مناسب اور بہتر ہو، اس کا رزق کھلا کر دیتا ہے اور جس کے لیے تنگ روزی مفید ہو، اسے رزق کی تنگی دے دیتا ہے۔ ﴿٢٥﴾ دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے کا نقصان ہی نقصان ہے۔

23) یہی ہے وہ عظیم بشارت جس کی خوشخبری اللہ اپنے رسول کے ذریعے سے اپنے ان بندوں کو دے رہا ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: میں اس تبلیغ حق کی تم سے کوئی جزائیں مانگتا، بس ایک جزا مانگتا ہوں جس کا فائدہ بھی تمہیں ہی ہے اور وہ یہ کہ میری تمہارے ساتھ جو رشتے داری ہے، اس کی خاطر مجھ سے محبت کرو۔ جو شخص کوئی نیکی کرے، ہم اس کے لیے اس کا اجر و ثواب بڑھادیں گے، یعنی نیکی کا بدلہ دس گنا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہوں کو بے حد بخشنے والا اور ان کے نیک اعمال کا بڑا قدردان ہے جو وہ اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کرتے رہے۔

24) مشرکوں کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ محمد (ﷺ) نے یہ قرآن گھڑ لیا ہے اور اسے اپنے رب کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کرتے ہوئے فرمایا: اگر آپ اپنے دل میں جھوٹ باندھنے کا خیال بھی لاتے تو میں آپ کے دل پر مہر لگا دیتا، گھڑے ہوئے باطل کو مٹا دیتا اور حق کو باقی رکھتا۔ جب معاملہ اس طرح نہیں تو یہ چیز نئی اکرم ﷺ کی صداقت کی دلیل ہے کہ آپ پر اپنے رب کی طرف سے وحی آتی ہے، بلاشبہ وہ خوب جاننے والا ہے کہ اس کے بندوں کے دلوں میں کیا ہے، اس میں سے کوئی چیز بھی اس سے چھپی ہوئی نہیں۔

25) وہی ہے پاک رب جو کفر اور گناہوں سے اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے جب وہ اس کے حضور توبہ کریں اور جو برائیاں انھوں نے کیں، ان سے درگزر فرماتا ہے اور تم جو کچھ کرتے ہو، وہ اسے جانتا ہے۔ اس سے تمہارے اعمال میں سے کچھ چھپا ہوا نہیں اور وہ ضرور تمہیں ان کی جزا دے گا۔

26) وہ ان لوگوں کی دعا قبول کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے اور وہ انھیں اپنے فضل سے مزید وہ کچھ بھی دیتا ہے جس کا انھوں نے سوال نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کا انکار کرنے والوں کے

ذٰلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللّٰهَ عِبَادَةَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
 قُلْ لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى وَمَنْ يَّقْتِرِفْ
 حَسَنَةً تَزِدْ لَهُ فِيْهَا حُسْنًا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿٢٣﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ
 افْتَرٰى عَلٰى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ يَسْئَلِ اللّٰهُ يَخْتَمْ عَلٰى قَلْبِكَ وَيَمْحُ
 اللّٰهُ الْبٰطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذٰتِ الصُّدُوْرِ ﴿٢٤﴾
 وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئٰتِ
 وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٢٥﴾ وَيَسْتَجِيبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
 وَيَزِيْدُ هُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ وَالْكَافِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿٢٦﴾ وَاَوْ
 بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبِغَوٰفِ الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُنْزِلُ بِقَدْرِ
 مَا يَشَآءُ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌ بَصِيْرٌ ﴿٢٧﴾ وَهُوَ الَّذِي يُنْزِلُ الْغَيْثَ
 مِّنْ اٰبَعْدٍ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿٢٨﴾ وَ
 مِّنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا مِنْ دٰبَّۃٍ
 وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ ﴿٢٩﴾ وَمَا اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَمَا
 كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُو عَنكُمْ كَثِيْرٌ ﴿٣٠﴾ وَمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ
 فِي الْاَرْضِ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿٣١﴾

لیے قیامت کے دن بڑا سخت عذاب ان کے انتظار میں ہے۔

27) اگر اللہ تعالیٰ اپنے تمام بندوں کا رزق کھلا کر دیتا تو وہ زمین میں ظلم کے ساتھ سرکشی اور بغاوت کرتے لیکن اللہ پاک مقرر اندازے کے مطابق جس قدر چاہتا ہے کھلا یا تنگ رزق نازل کرتا ہے۔ بلاشبہ وہ اپنے بندوں کے حالات سے پوری طرح باخبر، انھیں خوب دیکھنے والا ہے۔ وہ دیتا بھی حکمت کے تحت ہے اور روکتا بھی کسی حکمت سے ہے۔

28) وہی ہے جو بارش کے نزول سے مایوس ہونے کے بعد اپنے بندوں پر بارش نازل فرماتا ہے، پھر اس بارش کو پھیلا دیتا ہے اور زمین سے نباتات اگ آتی ہیں۔ وہی اپنے بندوں کے معاملات کا نگران اور ہر حال میں قابل تعریف ہے۔

29) اللہ تعالیٰ کی قدرت اور وحدانیت کا پتا دینے والی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور ان دونوں میں پھیلی اللہ تعالیٰ کی عجیب و غریب مخلوقات ہیں اور وہ انھیں اکٹھا کرنے اور جزا دینے کے لیے جب چاہے جمع کرنے پر پوری طرح قادر ہے۔ یہ اس کے لیے ذرا مشکل نہیں جیسا کہ پہلی دفعہ انھیں پیدا کرنا اس کے لیے مشکل نہیں تھا۔

30) اے لوگو! تم پر تمہارے جان و مال کی جو مصیبت بھی آتی ہے، وہ تمہاری اپنی کی ہوئی نافرمانیوں کے سبب آتی ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے لیے ان میں سے بہت سی باتوں سے درگزر فرماتا ہے اور ان پر تمہاری پکڑ نہیں کرتا۔

31) اگر تمہارا رب تمہیں سزا دینا چاہے تو تم کہیں بھاگ کر اس سے بچ نہیں سکتے اور اس کے سوا تمہارا کوئی کارساز نہیں جو تمہارے معاملات کی نگرانی کرے۔ اگر وہ تمہیں عذاب دینا چاہے تو اس کے سوا تمہارا کوئی مددگار نہیں ہے جو تم سے اس کا عذاب دور کر سکے۔

نوٹ: اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والا لوگوں سے بدلے اور اجرت کا طلب گار نہیں ہوتا۔ رزق کا کھلا ہونا اور اس کی تنگی حکمتِ الہی کے تابع ہیں جو یقیناً بہت سے لوگوں سے اوجھل رہتی ہے۔ گناہ اور نافرمانیاں مصیبتوں کا باعث بنتی ہیں۔

وَمِنَ الْاَيْتِهٖ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۗ اِنْ يَشَاءُ يُسَكِّنِ الرِّيحَ
فِيظَلُّنَّ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ
شَكُوْرٍ ۗ اَوْ يُوْبِقُهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ۗ وَيَعْلَمُ
الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْ اٰيٰتِنَا مَا لَهُمْ مِنْ مَّجِيْبٍ ۗ فَمَا اُوْتِيْتُمْ
مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَّاعٌ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَاعِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۗ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ
كَبِيْرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشِ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۗ
وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى
بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُوْنَ ۗ وَالَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَهُمْ
الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ۗ وَجَزْءٌ وَّاَسِيْءَةٌ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا
فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاجْرُهٗ عَلٰى اللّٰهِ اِنَّهٗ لَاجِبُ الطَّالِبِيْنَ ۗ
وَلَمَنْ اَنْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُوْلٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ
سَبِيْلٍ ۗ اِنَّهَا السَّبِيْلُ عَلٰى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَ
يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ اُوْلٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ۗ وَلٰكِنْ صَبْرٌ وَّعَفْرٌ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ اَعْمَارِ الْاُمُوْرِ ۗ

487

32 اللہ تعالیٰ کی قدرت اور وحدانیت کا پتا دینے والی نشانیوں میں سے پہاڑوں کی مانند بلند و بالا وہ جہاز، کشتیاں اور بیڑے بھی ہیں جو سمندروں میں چلتے ہیں۔

33 اگر اللہ تعالیٰ اس ہوا کو روکنا چاہے جو ان جہازوں اور کشتیوں کو چلاتی ہے تو اسے روک دے اور یہ جہاز، کشتیاں اور بیڑے سمندروں میں رکے رہ جائیں اور حرکت بھی نہ کر سکیں۔ بلاشبہ ان، یعنی جہازوں اور کشتیوں کی تخلیق اور ہواؤں کو تابع کرنے میں اللہ کی قدرت کے واضح دلائل ہیں ہر اس شخص کے لیے جو آزمائشوں اور مصیبتوں پر بہت صبر کرنے والا اور اپنے اوپر ہونے والے انعامات ربانی کا بے حد قدردان ہے۔

34 یا اگر اللہ تعالیٰ ان جہازوں اور کشتیوں پر تیز آندھی بھیج کر ان کو تباہ و برباد کرنا چاہے تو وہ لوگوں کے لیے ہوئے گناہوں کے باعث انہیں تباہ کر دے اور وہ اپنے بندوں کے بہت زیادہ گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور ان پر ان کی پکڑ نہیں کرتا۔

35 تاکہ جو لوگ اللہ کی آیتوں کو باطل قرار دینے کے لیے ان کے بارے میں جھگڑتے ہیں، وہ تیز آندھی کے ذریعے سے ان جہازوں اور کشتیوں کی تباہی و بربادی کے وقت یہ جان لیں کہ اس ہلاکت سے بھاگنے کے لیے ان کے پاس کوئی راہ نہیں، چنانچہ وہ صرف اللہ کو پکاریں اور اس کے سوا باقی سب کو چھوڑ دیں۔

36 سوائے لوگو! تمہیں مال و مرتبہ یا اولاد جو کچھ دیا گیا ہے، وہ دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور ختم ہونے والا ہے اور باقی رہنے والی نعمتیں جنت کی نعمتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے تیار کیا ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور اپنے تمام معاملات میں صرف اکیلے اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

37 جو لوگ کبیرہ گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور جب کوئی شخص اپنے قول یا فعل سے ان کے ساتھ برا سلوک کرے اور وہ اس پر غصے ہوں تو اس کی غلطی معاف کر دیتے ہیں اور اس

پر اسے سزا نہیں دیتے۔ یہ معافی وہ فضل و احسان کرتے ہوئے تب دیتے ہیں جب اس میں کوئی بھلائی اور بہتری ہو۔

38 وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کا فرمان قبول کیا، اس طرح کہ اس کا حکم بجالائے اور اس کے منع کیے ہوئے کو چھوڑ دیا اور کامل طریقے سے نماز قائم کرنے کی پابندی کی، اور وہ جو اپنے اہم معاملات میں ایک دوسرے سے مشورہ کرتے ہیں اور ہمارے دیے ہوئے رزق میں سے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے خرچ کرتے ہیں۔

39 جب ان پر ظلم ہو تو وہ اپنی عزت اور دفاع کے لیے اس وقت بدلہ لیتے ہیں جب ظالم معافی کا اہل نہ ہو اور یہ بدلہ حق ہے خاص طور پر جب معاف کر دینے میں کوئی بہتری نہ ہو۔

40 جو شخص اپنا حق اور بدلہ لینا چاہے، اس کے لیے یہ جائز ہے مگر برابر برابر۔ زیادتی اور حد سے بڑھنا جائز نہیں۔ جس نے برا سلوک کرنے والے کو معاف کر دیا اور اس کی بدسلوکی پر کوئی پکڑ نہ کی اور اپنے اور اپنے بھائی کے درمیان معاملات کی اصلاح کر لی تو اس کا اجر و ثواب اللہ کے ذمے ہے۔ بلاشبہ وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا جو لوگوں پر ان کی جان یا مال یا عزت کے حوالے سے ظلم کرتے ہیں بلکہ وہ ان سے نفرت کرتا ہے۔

41 جس نے اپنا بدلہ لیا تو ایسے لوگوں کی کوئی پکڑ نہیں ہوگی کیونکہ انہوں نے اپنا حق وصول کیا ہے۔

42 پکڑ اور سزا صرف ان لوگوں کے لیے ہے جو لوگوں پر ظلم اور زمین میں نافرمانی کے کام کرتے ہیں۔ ان لوگوں کے لیے آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

43 جس شخص نے دوسرے کے تکلیف دینے پر صبر کیا اور اس سے درگزر کیا تو یہ صبر اس کے اور معاشرے کے لیے خیر و برکت کا باعث ہوگا۔ یہ ایک قابل تعریف کام ہے جس کی توفیق بڑے اونچے نصیب اور مقدر والوں کو ملتی ہے۔

نواف: صبر اور شکر دوا لیے سبب ہیں جن سے اللہ کی آیات سے نصیحت پکڑنے کی توفیق ملتی ہے۔ * اسلام میں باہمی مشاورت (آپس میں مشورہ کرنے) کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔

* ظالم سے اس کے ظلم کے برابر بدلہ لینا جائز ہے اور معاف کر دینا اس سے بہت بہتر ہے۔

﴿44﴾ جسے اللہ تعالیٰ ہدایت سے بہکا دے اور حق سے دور کر کے بھٹکا دے تو اس کے بعد اس کا کوئی دوست نہیں جو اس کی خیر خواہی کرے۔ آپ کفر و گناہ کر کے خود پر ظلم کرنے والوں کو دیکھیں گے کہ جب وہ قیامت کے دن عذاب کا مشاہدہ کریں گے تو اپنی خواہش یوں ظاہر کریں گے: کیا دنیا کی طرف واپس جانے کی کوئی راہ ہے کہ ہم اللہ کے حضور توبہ کریں۔

﴿45﴾ اے رسول (ﷺ)! آپ ان ظالموں کو دیکھیں گے جب انھیں آگ کے سامنے لاکھڑا کیا جائے گا اور وہ ذلت و رسوائی کے مارے جہنم کے شدید خوف سے لوگوں کو کنکھیں سے دیکھ رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے والے کہیں گے: بلاشبہ حقیقی ناکام وہ ہیں جنہوں نے آج قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اللہ کے عذاب کا حقدار ٹھہرا کر نقصان میں ڈال دیا۔ یاد رکھو! بلاشبہ جن لوگوں نے کفر اور نافرمانیاں کر کے خود پر ظلم کیے، وہ ہمیشہ کبھی نہ ختم ہونے والے عذاب میں ہوں گے۔

﴿46﴾ ان کے کوئی مددگار نہ ہوں گے جو قیامت کے دن انھیں اللہ کے عذاب سے بچانے کے لیے ان کی مدد کریں۔ جسے اللہ تعالیٰ حق سے بہکا کر گمراہ کر دے تو اس کے لیے کبھی کوئی راستہ نہیں جو اس کی حق کی طرف راہنمائی کر سکے۔

﴿47﴾ اے لوگو! اپنے رب کی بات مان لو، اس طرح کہ اللہ کے حکم ماننے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچنے میں دیر نہ کرو۔ یہ بات چھوڑ دو کہ آج کروں گا، کل کروں گا، اس سے پہلے کہ قیامت کا وہ دن آجائے جو آنے کے بعد کسی صورت ٹلنے والا نہیں۔ تمہیں اس روز نہ تو پناہ کی کوئی جگہ ملے گی کہ جس میں تم چھپ سکو اور نہ انکار کی کوئی صورت ہوگی کہ تم دنیا میں کیے ہوئے اپنے گناہوں سے انجان بن سکو۔

﴿48﴾ پھر اے رسول (ﷺ)! اگر یہ اُس سے منہ پھیر لیں جس کا آپ نے انھیں حکم دیا ہے تو (پریشان نہ ہوں) ہم نے آپ کو ان کے اعمال کی حفاظت کے لیے نگران بنا کر نہیں بھیجا۔ آپ

وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ وَرِيٍّ مِّنْ بَعْدِهِ وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَمَّا رَأَوْا الْعَذَابَ يَقُولُونَ هَلْ إِلَىٰ مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيلٍ ﴿٤٤﴾ وَتَرَاهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَيْهِمُ اخْشِعِينَ مِنَ الذَّلِيلِ يَنْظُرُونَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ وَقَالَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ الْخٰسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَاهْلِيَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَلَا إِنَّ الظَّالِمِينَ فِي عَذَابٍ مُّقِيمٍ ﴿٤٥﴾ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنْ اَوْلِيَاءٍ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُونِ اللّٰهِ وَمَنْ يُضِلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ سَبِيْلٍ ﴿٤٦﴾ اِسْتَجِيبُوا لِلرّبِّكُم مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاتِيَكُمْ يَوْمٌ لَا مَرَدٍّ لَّهٗ مِنْ اللّٰهِ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَوْمَئِذٍ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰكِرٍ ﴿٤٧﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَا اَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا اِنَّ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ وَاِنَّا اِذَا دَقْنَا الْاِنْسَانَ مِّنْ اَرْحَمٰةٍ فَرَحٍ بِهٖ اَوْ اِنْ تُصِيبُهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيَهُمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿٤٨﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذَّكَوْرَ ﴿٤٩﴾ اَوْ يَزُوْجَهُمْ ذُكْرًا وَاِنَاثًا وَيَجْعَلُ مِّنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿٥٠﴾ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحِيًّا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوحِيْ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿٥١﴾

کے ذمے بس اس کی تبلیغ ہے جس کے پہنچانے کا آپ کو حکم دیا گیا ہے اور ان کا حساب لینا اللہ کے ذمے ہے۔ جب ہم انسان کو مال اور صحت وغیرہ دے کر اپنی مہربانی کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اس پر خوش ہوتا ہے اور اگر انسانوں کے گناہوں کی وجہ سے ان پر کوئی آزمائش اور تکلیف آجائے تو ان کا مزاج یہ ہے کہ وہ اللہ کی نعمتوں کے منکر اور ناشکر بن جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے ان کی تقدیر میں جو لکھا ہے، اس پر ناراضی ظاہر کرتے ہیں۔

﴿49﴾، ﴿50﴾ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے۔ وہ مذکر یا مؤنث یا اس کے علاوہ جو چاہے پیدا کرتا ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے صرف بیٹیاں دیتا ہے اور بیٹیوں سے اسے محروم رکھتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے عطا کرتا ہے اور بیٹیوں سے اسے محروم رکھتا ہے یا جسے چاہتا ہے بیٹے اور بیٹیاں ایک ساتھ دے دیتا ہے اور جسے چاہے بانجھ کر دیتا ہے اور وہ اولاد سے محروم رہتا ہے۔ بلاشبہ جو ہو چکا، جو ہو رہا ہے اور جو مستقبل میں ہونے والا ہے، وہ اسے خوب جاننے والا ہے اور یہ اس کا کامل علم اور کمال حکمت ہے۔ کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی ہے نہ کوئی شے اسے عاجز اور بے بس کر سکتی ہے۔

﴿51﴾ کسی انسان کے لیے یہ ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے کلام کرے مگر الہام یا کسی دوسرے طریقے سے وحی کر کے یا اس سے اس طرح کلام کرے کہ وہ اس کا کلام سنے اور اسے نہ دیکھے یا اس کی طرف کوئی پیغام پہنچانے والا فرشتہ بھیجے، جیسے جبریل علیہ السلام، تو وہ اللہ کے حکم سے اس بشر رسول کی طرف وحی کرے جو اللہ تعالیٰ اس کی طرف وحی کرنا چاہے۔ بلاشبہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنی ذات و صفات میں برتر، نہایت عالی شان اور اپنی تخلیق و تقدیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے۔

نوائد: ﴿اللہ تعالیٰ کے احکام ماننے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچنے میں جلدی کرنا واجب ہے۔﴾ رسول کی ذمے داری تبلیغ ہے اور نتائج اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ ﴿اللہ تعالیٰ اپنے علم سے بندوں کی بہتری کے مطابق بیٹے یا بیٹیاں یا دونوں ہی دیتا ہے، اس میں بیٹیوں کو بیٹیوں پر کوئی خصوصیت حاصل نہیں۔﴾ اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کی طرف کئی طریقوں سے وحی کرتا ہے جس کی حکمتیں وہ خود جانتا ہے۔

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اٰمُرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِى مَا الْكِتٰبُ
 وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُورًا تَهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا
 وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْ اِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۵۳ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهُ مَا
 فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ اَلَا اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْر ۝۵۴

وَرَقًا اَلَيْهِ يُرْجَىٰ ۝۵۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

حَمْدٌ ۝۱ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝۲ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءَانًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ

تَعْقِلُوْنَ ۝۳ وَاِنَّهٗ فِيْ اٰمْرِ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيْ حَكِيْمٌ ۝۴ اَفَنْصَرِبُ

عَنْكُمْ الَّذِيْ كُرْصَحْنَا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ۝۵ وَكَمْ اَرْسَلْنَا

مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۝۶ وَمَا يَاتِيْهِمْ مِنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ

يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۷ فَاَهْلَكْنٰا اَشْدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ

الْاَوَّلِيْنَ ۝۸ وَلَيْنِ سَاَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ

خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۝۹ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّ

جَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سَبِيْلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝۱۰ وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنْ

السَّمٰءِ مَاءً لِّيَقْدِرَ فَاَنْشُرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا كَذٰلِكَ نُخْرِجُوْنَ ۝۱۱

۵۳) اے رسول (ﷺ)! جس طرح ہم نے آپ سے پہلے نبیوں کی طرف وحی کی، اسی طرح ہم نے اپنی طرف سے آپ پر قرآن کی وحی کی۔ آپ اس سے پہلے نہیں جانتے تھے کہ رسولوں پر نازل ہونے والی آسمانی کتابیں کیا ہوتی ہیں اور نہ آپ کو یہ علم تھا کہ ایمان کیا ہے؟ لیکن ہم نے اس قرآن کو نور بنا کر نازل کیا جس کے ذریعے سے ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں۔ بے شک آپ لوگوں کی رہنمائی سیدھی راہ، یعنی دین اسلام کی طرف کر رہے ہیں۔

۵۴) اس اللہ کی راہ کی طرف کہ آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز اسی کی ہے۔ وہی پیدا کرنے والا، مالک اور تدبیر کرنے والا ہے۔ بالآخر تمام امور اپنی تقدیر اور تدبیر میں اکیلے اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں۔

سورہ زخرف کی ہے

سورت کے بعض مضامین: دنیوی زندگی کی زیب و زینت کے دلدادہ ہونے سے خبردار کرنا تاکہ وہ شرک کا ذریعہ نہ بنے۔

تفسیر: ۱) ﴿حَمْدٌ﴾ اس طرح کے حروف مقطعات پر مفصل کلام سورہ بقرہ کے شروع میں گزر چکا ہے۔

۲) اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی قسم کھائی ہے جو حق تک پہنچانے والی راہ ہدایت کو واضح کرنے والا ہے۔

۳) اے وہ لوگو جن کی زبان میں قرآن نازل ہوا! بلاشبہ ہم نے اسے عربی زبان کا قرآن بنایا ہے تاکہ تم اس کے معنی پر غور و فکر کرو اور انھیں دوسری امتوں تک پہنچانے کے لیے سمجھو۔

۴) بلاشبہ یہ قرآن لوح محفوظ میں نہایت عالی شان، رفعت والا اور حکمت سے بھرپور ہے۔ یقیناً اس کی آیات حکم کردہ اور ممنوعہ کاموں کے بارے میں پختہ اور دونوک ہیں۔

۵) کیا تمہارے شرک اور نافرمانیوں کی کثرت کے سبب تم سے منہ پھیرتے ہوئے ہم تم پر قرآن نازل کرنا چھوڑ دیں گے؟ ہم ایسا نہیں کریں گے بلکہ تمہارے ساتھ ہماری رحمت اس کے برعکس کا تقاضا کرتی ہے۔

۶) ہم نے تم سے پہلے اگلی امتوں میں کتنے ہی نبی بھیجے۔

۷) اور ان امتوں کے پاس اللہ کی طرف سے جب بھی کوئی نبی آیا تو انھوں نے اس کا مذاق ہی اڑایا۔

۸) ہم نے تو ان امتوں سے بھی زیادہ زور آوروں کو ہلاک کر دیا، پھر جو ان سے کہیں زیادہ کمزور ہیں، انھیں تباہ کرنے سے ہم عاجز نہیں ہیں اور قرآن میں اگلی امتوں کی تباہی کا حال گزر چکا ہے، جیسے عاد، ثمود، قوم لوط اور مدین والے۔

۹) اے رسول (ﷺ)! اگر آپ ان جھٹلانے والے مشرکوں سے پوچھیں: آسمانوں کو کس نے پیدا کیا اور زمین کا خالق کون ہے؟ تو وہ آپ کے جواب میں ضرور کہیں گے: انھیں سب پر غالب اس ذات نے پیدا کیا ہے جس پر کوئی غالب نہیں آسکتا، جو ہر چیز کو خوب جاننے والی ہے۔

۱۰) اللہ ہی ہے جس نے زمین کو تمہارے لیے بچھونا بنایا تو اسے ایسا فرش بنا دیا جسے تم اپنے قدموں سے روندتے ہو اور تمہارے لیے اس کے پہاڑوں اور وادیوں میں راستے بنا دیے تاکہ تم اپنے سفروں میں ان سے رہنمائی لو۔

۱۱) اور (اللہ ہی ہے) جس نے ایک اندازے کے مطابق آسمان سے پانی نازل کیا جو تمہیں، تمہارے چوپایوں اور تمہاری کھیتوں کے لیے کافی ہے، پھر ہم نے اس سے ایک مردہ اور بے آباد شہر کو جس میں کوئی نباتات نہیں تھی، زندہ اور آباد کر دیا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے انجمن زمین کو نباتات کے ساتھ شاداب کیا، اسی طرح وہ تمہیں قبروں سے اٹھانے کے لیے زندہ کرے گا۔

نوٹ: لوگوں کی ہدایت میں وحی کی اہمیت کے پیش نظر اسے روح کہا گیا ہے۔ اس کا مقام وہی ہے جو روح کا جسم میں ہے۔

رسول اکرم (ﷺ) کی طرف ہدایت کی نسبت اس معنی میں ہے کہ آپ راہ نمائی کرنے والے ہیں۔ ہدایت کی توفیق دینا مراد نہیں۔

مشرکین جس تو حیدر بوبیت (رب کو ایک ماننے) کے قائل ہیں، یہ قیامت کے دن انھیں کوئی فائدہ نہیں دے گی۔

12 اور وہ جس نے تمام چیزوں کو جوڑے بنائے، جیسے: رات اور دن، مذکر اور مؤنث وغیرہ، اور تمھارے لیے جہاز اور کشتیاں بنائیں اور جو پائے پیدا کیے جن پر تم اپنے سفروں میں سوار ہوتے ہو۔ تم کشتیوں پر سمندر میں سوار ہوتے ہو اور اپنے جانوروں پر خشکی کے سفر میں۔

13 یہ سب کچھ تمھاری خاطر اس لیے بنایا تاکہ تم ان کی پیٹھ پر اپنے سفروں میں جم کر سوار ہو کرو، پھر اپنے رب کی نعمت کو یاد کرو جب ان کی کمر پر ٹھیک ٹھاک بیٹھ جاؤ کہ اس نے انھیں تمھارے تابع کر دیا ہے۔ تم اپنی زبانوں سے کہو کہ پاک اور مقدس ہے وہ ذات جس نے ان سواروں کو ہمارے لیے تیار اور تابع کیا جس کے نتیجے میں ہم ان پر حکم چلاتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ انھیں ہمارے بس میں نہ کرتا تو ہم انھیں قابو کرنے کی طاقت نہ رکھتے۔

14 بلاشبہ ہم مرنے کے بعد حساب کتاب اور جزا و سزا پانے کے لیے ہر صورت میں اپنے رب اکیلے ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

15 مشرکوں کا یہ خیال تھا کہ بعض مخلوقات خالق کے وجود سے پیدا شدہ ہیں، حالانکہ وہ پاک ہے، چنانچہ انھوں نے کہا: فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ بلاشبہ جو انسان اس طرح کی بات کہتا ہے، وہ بڑا ناشکر ہے جس کا کفر اور گمراہی واضح ہے۔

16 اے مشرک! کیا تم کہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق میں سے اپنے لیے بیٹیاں بنائی ہیں اور تمہیں اولاد میں سے خالص بیٹیوں سے نوازا ہے؟ یہ کیسی تقسیم ہے جو تم نے اپنے خیال سے کر لی ہے؟ جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی پیدائش کی خبر ملے جس کی نسبت وہ اپنے رب کی طرف کرتے ہیں، تو شدت غم اور پریشانی سے اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ غصے سے بھر جاتا ہے۔ تو بھلا جس کی خبر کون کروہ خود غمگین ہو جائے، اس کی نسبت اپنے رب کی طرف کیسے کرتا ہے؟

18 کیا وہ اپنے رب کی طرف اسے منسوب کرتے ہیں جو زینت

وَالَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ الْفَلَکِ وَالْأَنْعَامِ
مَا تَرْكَبُونَ ۝۱۲ لِّتَسْتَوُوا عَلَىٰ ظُهُورِهِ ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا
اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحٰنَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا
لَهُ مُقْرِنِينَ ۝۱۳ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ۝۱۴ وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ
عِبَادِهِ جُزْءًا إِنَّ الْإِنسَانَ لَكَفُورٌ مُّبِينٌ ۝۱۵ أَمْ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ
بَنَاتٍ وَأَصْفًا كَمَا بِالْبَنِينَ ۝۱۶ وَإِذَا ابْتِزَّ أَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ
لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهَهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ۝۱۷ أَوْ مَن يُّنْسَوُا
فِي الْحَيٰةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ ۝۱۸ وَجَعَلُوا الْمٰلِکِةَ
الَّذِيْنَ هُمْ عِبْدُ الرَّحْمٰنِ إِنٰثًا أَشْهَادًا وَخَلَقَهُمْ سَتَكَبُ
شَهَادَتُهُمْ وَيُسْئَلُونَ ۝۱۹ وَقَالُوا الْوَسْءَاءُ الرَّحْمٰنِ مَا عِبَدْتُمُ
مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ إِن هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ۝۲۰ أَمْ آتَيْنَهُمْ
كِتٰبًا مِّن قَبْلِهِ فَهُمْ بِهِ مُسْتَمْسِكُونَ ۝۲۱ بَلْ قَالُوا إِنَّا وَجَدْنَا
آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَرِهِمْ مُّهْتَدُونَ ۝۲۲ وَكَذٰلِكَ مَا
أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهُآ
إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَرِهِمْ مُّقْتَدُونَ ۝۲۳

490

میں پلی بڑھی ہو جبکہ وہ اپنے عورت ہونے کی وجہ سے بحث کے وقت کھل کر بات بھی نہ کر سکے؟

19 انھوں نے فرشتوں کو جو رحمان کے بندے ہیں، مؤنث بنا دیا۔ کیا وہ اس وقت موجود تھے جب اللہ تعالیٰ نے انھیں پیدا کیا تو انھوں نے پتا چلا لیا کہ وہ مؤنث ہیں؟ فرشتے ان کی یہ گواہی ضرور لکھ لیں گے اور اس کے بارے میں قیامت کے دن ان سے پوچھا جائے گا اور ان کے جھوٹ کی وجہ سے انھیں عذاب دیا جائے گا۔

20 انھوں نے تقدیر سے دلیل پکڑتے ہوئے کہا: اگر اللہ چاہتا کہ ہم فرشتوں کی عبادت نہ کریں تو ہم ان کی عبادت نہ کرتے۔ اس کا ہم سے یہ چاہنا اس کی رضامندی کی دلیل ہے۔ ان کے اس قول کی کوئی علمی بنیاد نہیں، بلکہ وہ تو صرف جھوٹ بولتے ہیں۔

21 کیا ہم نے ان مشرکوں کو قرآن مجید سے پہلے کوئی کتاب دی ہے جو ان کے لیے غیر اللہ کی عبادت جائز قرار دیتی ہو اور وہ اس کتاب کو مضبوطی سے تھامے ہوئے اس سے حجت پکڑ رہے ہیں؟ 22 نہیں، ایسا ہرگز نہیں ہوا بلکہ انھوں نے بڑوں کی تقلید کو بطور دلیل پیش کرتے ہوئے کہا: بلاشبہ ہم نے اپنے سے پہلے اپنے باپ دادا کو ایک دین اور ملت پر پایا جو بتوں کی عبادت کرتے تھے اور ہم بھی ان کے نقش قدم پر ان بتوں کی عبادت کر رہے ہیں۔

23 اے رسول (ﷺ)! جس طرح انھوں نے جھٹلایا اور اپنے آباء و اجداد کی تقلید کو دلیل بنایا، اسی طرح ہم نے آپ سے پہلے جس بستی میں بھی اپنی قوم کو ڈرانے کے لیے کوئی رسول بھیجا تو وہاں کے مال دار سرداروں اور وڈیروں نے یہی کہا: بلاشبہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک دین اور ملت پر پایا اور ہم بھی ان کے نقش قدم کی پیروی کرنے والے ہیں، اس لیے آپ کی قوم اس بارے میں کوئی انوکھا کام نہیں کر رہی۔

نوائف: ہر نعمت کا تقاضا ہے کہ اس کا شکر ادا کیا جائے۔ اپنے رب کے بارے میں مشرکوں کے تصورات کی ناانصافی اور ظلم اس وقت کھل کر سامنے آ گیا جب انھوں نے بیٹیوں کی نسبت اللہ کی طرف کی اور اپنے لیے انھیں ناپسند کیا۔ گناہ کرنے کے لیے تقدیر کو دلیل بنانا غلط ہے۔ حقائق ثابت کرنے کی ایک بنیاد مشاہدہ ہے۔

قُلْ أَوْ كُفِّرْتُمْ بِأَهْدَىٰ مِمَّا وَجَدْتُمْ عَلَيْهِ آبَاءَكُمْ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ كَافِرُونَ ﴿٢٤﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَنْظُرْ كَيْفَ كَانَ

عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿٢٥﴾ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ إِنَّنِي

بِرَاءٌ مِّمَّا تَعْبُدُونَ ﴿٢٦﴾ إِلَّا الَّذِي فَطَرَنِي فَإِنَّهُ سَيَهْدِينِ ﴿٢٧﴾ وَ

جَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢٨﴾ بَلْ مَتَّعْتُ

هُؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُولٌ مُّبِينٌ ﴿٢٩﴾ وَلَمَّا

جَاءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوا هَذَا سِحْرٌ وَإِنَّا بِهِ كَافِرُونَ ﴿٣٠﴾ وَقَالُوا لَوْلَا

نُزِّلَ هَذَا الْقُرْآنُ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنَ الْقُرَيْتَيْنِ عَظِيمٍ ﴿٣١﴾ أَهْمُ

يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ لَنَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ

الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ

بَعْضًا سَخِرِيًّا وَرَحْمَتَ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿٣٢﴾ وَكَوْلَا إِنَّ

يَكُونُ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَن يَكْفُرُ بِالرَّحْمَنِ

لِبُيُوتِهِمْ سُقْفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ ﴿٣٣﴾ وَلِبُيُوتِهِمْ

أَبْوَابًا وَسُرَرًا عَلَيْهَا يَتَكَبَّرُونَ ﴿٣٤﴾ وَزُخْرَفًا وَإِنَّ كُلَّ ذَلِكَ لَمَّا

مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٣٥﴾

24 ان سے ان کے رسول نے کہا: اگر میں تمہارے پاس اس دین سے بہتر دین لایا ہوں جس پر تمہارے باپ دادا تھے تو کیا پھر بھی تم ان کی پیروی کرو گے؟ انھوں نے کہا: بلاشبہ ہم اس کا انکار کرنے والے ہیں جو آپ کو دے کر بھیجا گیا ہے اور جو آپ سے پہلے رسول لے کر آئے۔

25 پھر جن امتوں نے آپ سے پہلے رسولوں کو جھٹلایا، ہم نے ان سے انتقام لیا اور انھیں ہلاک کر دیا۔ آپ غور کریں کہ ان رسولوں کو جھٹلانے والے ان لوگوں کا انجام کیا ہوا؟ یقیناً ان کا انجام نہایت دردناک تھا۔

26 اے رسول (ﷺ)! آپ یاد کریں جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا: اللہ کو چھوڑ کر جن بتوں کی تم عبادت کرتے ہو، میں یقیناً ان سے بری ہوں۔

27 سوائے اللہ کے جس نے مجھے پیدا کیا، وہ یقیناً میری اپنے اس صحیح دین کی پیروی کی طرف راہ نمائی کرے گا جس میں میرا نفع ہے۔

28 ابراہیم علیہ السلام اپنے بعد اپنی اولاد میں بھی اس کلمہ توحید، یعنی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کو باقی چھوڑ گئے، چنانچہ ان کی اولاد میں ہمیشہ کوئی نہ کوئی اللہ کی توحید بیان کرنے والا اور شرک نہ کرنے والا ضرور رہے گا تاکہ وہ شرک اور گناہوں سے توبہ کر کے اللہ کی طرف رجوع کریں۔

29 میں ان جھٹلانے والے مشرکوں کو ہلاک کرنے میں جلدی نہیں کروں گا بلکہ انھیں دنیا میں باقی رکھ کر فائدہ پہنچاؤں گا اور ان سے پہلے میں نے ان کے باپ دادا کو بھی فائدہ پہنچایا حتیٰ کہ ان کے پاس قرآن مجید اور صاف صاف سنادینے والے رسول محمد ﷺ آگئے۔

30 جب ان کے پاس یہ قرآن آیا جو بلاشک و شبہ حق ہے تو انھوں نے کہا: یہ تو جادو ہے جس کے ساتھ محمد ﷺ ہم پر جادو کرتے ہیں اور ہم اس کے منکر ہیں اور کسی صورت اس پر ایمان نہیں لائیں گے۔

31 جھٹلانے والے مشرکوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے یہ قرآن فقیر

اور یتیم محمد (رسول اللہ ﷺ) پر اتارنے کے بجائے مکہ یا طائف کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہ اتارا؟

32 اے رسول (ﷺ)! کیا یہ آپ کے رب کی رحمت تقسیم کرتے ہیں کہ جسے چاہیں دیں اور جس سے چاہیں روک لیں یا اللہ تعالیٰ دیتا اور روکتا ہے؟ ہم نے دنیا میں ان کی روزی ان کے درمیان تقسیم کی ہے اور بعض کو ان میں مالدار اور بعض کو محتاج بنایا ہے تاکہ وہ ایک دوسرے کے کام آئیں اور آخرت میں اپنے بندوں کے لیے آپ کے رب کی رحمت اس فانی دنیا کے ساز و سامان سے کہیں بہتر ہے جو یہ لوگ جمع کرتے ہیں۔

33 اگر یہ بات نہ ہوتی کہ سارے لوگ کفر میں ایک ہی گروہ بن جائیں گے تو یقیناً اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں کے گھروں کی چھتیں ہم چاندی کی بنا دیتے اور ان کے لیے سیڑھیاں بھی چاندی کی بنا دیتے جن پر وہ چڑھا کرتے۔

34 ہم انھیں آزمانے اور ڈھیل دینے کے لیے ان کے گھروں کے دروازے اور ان کے تخت بھی جن پر وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں، چاندی کے بنا دیتے۔

35 اور ہم ضروران کے لیے (کئی چیزیں) سونے کی بنا دیتے۔ یہ سب کچھ دنیا کے ساز و سامان کے سوا کچھ نہیں، اس کے فنا اور ختم ہو جانے کی وجہ سے اس کا فائدہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ اور اے رسول (ﷺ)! آپ کے رب کے ہاں آخرت کی جو نعمتیں ہیں، وہ اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈرنے والوں کے لیے بہت بہتر ہیں۔

نوٹ: سابقہ امتوں کی گمراہی کا ایک سبب تقلید (باپ دادا کی پیروی) تھی۔

کفر اور کافروں سے اظہار براءت لازم اور ضروری ہے۔

روزی کی تقسیم اللہ تعالیٰ کی حکمت کے تابع ہے۔

دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک انتہائی حقیر ہے۔ اگر اس کی حیثیت اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے ایک پر کے برابر بھی ہوتی تو وہ اس میں سے کافر کو ایک گھونٹ پانی بھی نہ دیتا۔

﴿36﴾ جو سطحی نظر سے قرآن کو دیکھے اور وہ اسے (حق سے) منہ پھیرنے تک پہنچا دے، اس پر ایک شیطان مسلط کر کے اسے سزا دی جاتی ہے، وہ ہر وقت اس کے ساتھ چٹا رہتا ہے اور اس کی گمراہی میں مزید اضافہ کرتا ہے۔

﴿37﴾ یہ ساتھی (ابلیس کے چیلے) جو قرآن سے منہ پھیرنے والوں پر چھوڑے جاتے ہیں، یقیناً انھیں اللہ کے دین سے روکتے ہیں تو وہ اللہ کے حکموں کی تعمیل کرتے ہیں نہ اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچتے ہیں۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ حق کی راہ پر چل رہے ہیں، اس طرح وہ اپنی گمراہی سے توبہ بھی نہیں کرتے۔

﴿38﴾ حتیٰ کہ اللہ کے ذکر سے منہ پھیرنے والا جب قیامت کے دن ہمارے پاس آئے گا تو یہ خواہش کرے گا: اے شیطان ساتھی! کاش کہ میرے اور تیرے درمیان مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ جتنی دوری ہوتی۔ تو تو بہت بُرا ساتھی ہے۔

﴿39﴾ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کافروں سے کہے گا: آج تم سب کی عذاب میں شرکت تمہیں کوئی نفع نہ دے گی جبکہ تم شرک اور نافرمانیاں کر کے خود پر ظلم کر چکے، چنانچہ تمہارے شریک تمہارے عذاب میں سے کچھ بھی اپنے ذمے نہیں لیں گے۔

﴿40﴾ بلاشبہ یہ سارے حق سننے سے بہرے اور اسے دیکھنے سے اندھے ہیں تو اے رسول (ﷺ)! کیا آپ بہروں کو سنانے کی یا اندھوں کو راہ دکھلانے کی طاقت رکھتے ہیں یا جو سیدھی راہ سے کھلم کھلا بھٹکا ہوا ہے، اسے آپ راہ دکھا سکتے ہیں؟

﴿41﴾ اگر ہم آپ کو لے جائیں، یعنی انھیں عذاب دینے سے پہلے آپ کو فوت کر لیں، تو بھی ہم انھیں دنیا و آخرت میں عذاب دے کر ضروران سے بدلہ لینے والے ہیں۔

﴿42﴾ یا اگر ہم اس عذاب کا کچھ حصہ آپ کو دکھائیں جس کا ہم نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے تو ہم اس بات پر بھی قادر ہیں۔ وہ ہم پر کسی چیز میں غالب آنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

﴿43﴾ لہذا اے رسول (ﷺ)! آپ اس وحی کو مضبوطی سے تھامے رکھیں جو آپ کے رب نے آپ کی طرف کی ہے اور اس

وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَنِ نُقِيضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ ﴿٣٦﴾

وَأَنَّهُمْ لَيَصَدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ ﴿٣٧﴾

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَنَا قَالَ يَلَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بَعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ

فَبِئْسَ الْقَرِينٌ ﴿٣٨﴾ وَلَنْ يَنْفَعَكُمْ الْيَوْمَ إِذْ ظَلَمْتُمْ أَنفُسَكُمْ فِي الْعَذَابِ

مُشْتَرِكُونَ ﴿٣٩﴾ أَفَأَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ أَوْ تَهْدِي الْعُمْىَ وَمَنْ كَانَ

فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٤٠﴾ فَمَا نَذَرْنَا بِكَ فَإِنَّا مَنَّهُمْ مُنْتَقِمُونَ ﴿٤١﴾

أَوْ نُرِيكَ الَّذِي وَعَدْنَاهُمْ فَإِنَّا عَلِيمٌ مُّقْتَدِرُونَ ﴿٤٢﴾ فَاسْتَمْسِكْ

بِالَّذِي أُوحِيَ إِلَيْكَ إِنَّكَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٤٣﴾ وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ

لَكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ ﴿٤٤﴾ وَسُئِلَ مَنْ أَرْسَلْنَا

مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا أَجَعَلْنَا مِنْ دُونِ الرَّحْمَنِ إِلَهًا

يُعْبَدُونَ ﴿٤٥﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ

فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٤٦﴾ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِآيَاتِنَا إِذْ هُمْ

مِنْهَا يَصْحَكُونَ ﴿٤٧﴾ وَمَا نُرِيهِمْ مِنْ آيَةٍ إِلَّا هِيَ أَكْبَرُ مِنْ أُخْتِهَا وَ

أَخَذْنَاهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٤٨﴾ وَقَالُوا يَا أَيُّهَا

السَّاحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ إِنَّنَا لَمُهْتَدُونَ ﴿٤٩﴾

پر عمل کریں۔ بلاشبہ آپ ایسی راہ حق پر ہیں جس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔

﴿44﴾ بلاشبہ یہ قرآن آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے باعث عزت و شرف ہے اور عنقریب قیامت کے دن تم سے اس پر ایمان لانے، اس کے بتائے ہوئے راستے کی پیروی کرنے اور اس کی طرف دعوت دینے کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

﴿45﴾ اے رسول (ﷺ)! ہم نے آپ سے پہلے جو رسول بھیجے، ان سے پوچھیے: کیا ہم نے رحمان کے علاوہ کوئی اور موجود بنائے جن کی عبادت کی جاتی ہو؟

﴿46﴾ یقیناً ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون اور اس کی قوم کے سرداروں کی طرف بھیجا تو اس نے ان سے کہا: میں تمام مخلوقات کے رب کا رسول ہوں۔

﴿47﴾ پھر جب وہ ان کے پاس ہماری نشانیاں لائے تو وہ ان کا مذاق اڑانے اور استہزاء کرنے لگے۔

﴿48﴾ ہم فرعون اور اس کی قوم کے سرداروں کو موسیٰ علیہ السلام کی لائی ہوئی شریعت کی سچائی کی جو نشانی اور حجت دکھاتے، وہ اپنے سے پہلی حجت سے بڑی ہوتی اور ہم نے انھیں دنیا میں عذاب میں پکڑا کر شاید وہ اس کفر سے باز آجائیں جس پر وہ تھے۔ لیکن یہ سب بے فائدہ رہا۔

﴿49﴾ جب انھیں کچھ عذاب نے آلیا تو انھوں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: اے جاادوگر! ہمارے لیے اپنے رب سے اس کے مطابق دعا کرو جو اس نے تجھ سے وعدہ کر رکھا ہے کہ اگر ہم ایمان لے آئے تو وہ ہم سے عذاب دور کر دے گا۔ اگر اس نے ہم سے عذاب ٹال دیا تو ہم ضرور اس کی راہ پر لگ جائیں گے۔

نوائف: ﴿﴾ قرآن مجید سے منہ پھیرنے کے خطرات کا بیان ہے۔

﴿﴾ قرآن مجید رسول اکرم ﷺ اور آپ کی امت کے لیے عزت و شرف کا باعث ہے۔

﴿﴾ شرک کو چھوڑنے پر تمام شریعتوں کا اتفاق ہے۔ ﴿﴾ حق کا مذاق اڑانا کفر کی ایک صفت ہے۔

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمْ الْعَذَابَ إِذَا هُمْ يَنْكُثُونَ ﴿٥٠﴾ وَنَادَى فِرْعَوْنُ
 فِي قَوْمِهِ قَالَ يَا قَوْمِ أَلَيْسَ لِي مُلْكُ مِصْرَ وَهَذِهِ الْأَنْهَارُ
 تَجْرِي مِن تَحْتِي أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿٥١﴾ أَمْ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ هَذَا الَّذِي هُوَ
 مَهِينٌ ۗ وَلَا يَكَادُ بَيْنُكُمْ ﴿٥٢﴾ فَلَوْلَا أَلْقَى عَلَيْهِ آيَاتُ اللَّهِ لَكُنَّ
 أَهْلًا لَّعَذَابِ النَّارِ ﴿٥٣﴾ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهُ فَأَطَاعُوهُ
 إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَسِيقِينَ ﴿٥٤﴾ فَلَمَّا آسَفُونَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ
 أَجْمَعِينَ ﴿٥٥﴾ وَجَعَلْنَاهُمْ سَلَفًا وَمَثَلًا لِّلْآخِرِينَ ﴿٥٦﴾ وَلَمَّا ضُرِبَ
 ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذْ أَقْرَبَكَ مِنْهُ يُصِدُّونَ ﴿٥٧﴾ وَقَالُوا هَذَا خَيْرٌ
 أَمْ هُوَ ۗ مَا ضُرِبَ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ ﴿٥٨﴾ إِنْ هُوَ
 إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِّلْبَنِيِّ إِسْرَائِيلَ ﴿٥٩﴾ وَكُو
 نَشَاءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْفُونَ ﴿٦٠﴾ وَإِنَّهُ لَعَلْمٌ
 لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُون ۗ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ﴿٦١﴾
 وَلَا يَصِدُّكُمْ الشَّيْطَانُ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿٦٢﴾ وَ
 لَمَّا جَاءَ عِيسَى بِالْبَيِّنَاتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِأُبَيِّنَ
 لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي تَخْتَلَفُونَ فِيهِ فَأَتَقُوا اللَّهَ وَاطِيعُونَ ﴿٦٣﴾

493

چلاتے اور شوشر ابا کرتے ہوئے کہتے ہیں: ہم اس بات پر خوش ہیں کہ ہمارے معبودوں کا بھی وہی مقام ہے جو عیسیٰ علیہ السلام کا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کرتے ہوئے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ﴾ ”بے شک جن لوگوں کے لیے ہماری طرف سے پہلے ہی بھلائی لکھی جا چکی، وہ دوزخ سے دُور رکھے جائیں گے۔“ (الانبیاء: 21-10) اور انھوں نے کہا: کیا ہمارے معبود اچھے ہیں یا عیسیٰ (علیہ السلام)؟ ابن زبیر نے اور اس جیسے لوگ آپ کے سامنے اس طرح کی مثالیں حق تک پہنچنے کی محبت میں بیان نہیں کرتے بلکہ ان کی چاہت صرف جھگڑا کرنا ہے۔ دراصل ان کی تربیت ہی جھگڑے پر ہوئی ہے۔ (عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام) بھی صرف اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے ہیں جنھیں نبوت و رسالت عطا کر کے ہم نے ان پر انعام کیا۔ ہم نے انھیں بغیر باپ کے پیدا کر کے، جیسے آدم کو ماں باپ کے بغیر پیدا کیا، بنی اسرائیل کے لیے ایک نمونہ بنا دیا جس سے وہ اللہ کی قدرت پر دلیل پکڑتے ہیں۔ (60) اے اولادِ آدم! اگر ہم تمہیں ہلاک کرنا چاہتے تو ہم تمہیں ہلاک کر دیتے اور تمہاری جگہ فرشتوں کو زمین میں بسات دیتے جو اللہ کی عبادت کرتے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے۔ (61) بلاشبہ عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہیں جب وہ آخر زمانے میں اتریں گے، لہذا تم قیامت کے آنے میں شک نہ کرو اور میں تمہارے پاس اللہ کی طرف سے جو لایا ہوں، اس میں میری پیروی کرو۔ یہ جو میں تمہارے پاس لایا ہوں، یہ وہ سیدھا راستہ ہے جس میں کوئی ٹیڑھا پن نہیں۔ (62) اور شیطان تمہیں بہکا کر اور بے وقوف بنا کر سیدھے راستے سے نہ ہٹا دے۔ بلاشبہ وہ تمہارا دشمن ہے جس کی دشمنی بالکل واضح ہے۔ (63) جب عیسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے پاس اس بات کے کھلم کھڑے لے کر آئے کہ وہ رسول ہیں تو ان سے کہا: میں اللہ کی طرف سے تمہارے پاس حکمت لایا ہوں اور تمہارے لیے تمہارے ان بعض دینی امور کی وضاحت کرنے آیا ہوں جن میں تم اختلاف کرتے ہو، لہذا اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈرو اور میں جس بات کا تمہیں حکم دوں اور جس چیز سے تمہیں روکوں، اس میں میری اطاعت کرو۔

نوافذ: وعدے توڑنا کافروں کا وصف ہے۔ * فاسق اور گناہ گار کرم عقل ہوتا ہے، اسے جب کوئی بے وقوف بنا نا چاہے بنا سکتا ہے۔ * اللہ تعالیٰ کی ناراضی خسارے اور نقصان کو واجب کر دیتی ہے۔ * گمراہ لوگ قرآنی نصوص میں اپنی خواہشات کے مطابق رد و بدل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ * عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قیامت کی بڑی علامات میں سے ہے۔

﴿50﴾ پھر جب ہم نے ان سے عذاب ہٹا لیا تو وہ اسی وقت اپنا قول و قرار توڑنے والے اور بدعہدی کرنے والے تھے۔

﴿51﴾ فرعون نے اپنی سلطنت پر فخر کرتے ہوئے اپنی قوم میں یہ اعلان کر لیا: اے میری قوم! کیا مصر کی بادشاہی میری نہیں، کیا دریائے نیل کی یہ نہریں جو میرے مملکت کے نیچے سے بہ رہی ہیں، میری نہیں ہیں؟ کیا تم میری بادشاہت دیکھتے نہیں اور میری شان و شوکت نہیں جانتے؟

﴿52﴾ سو میں اس دھتکارے ہوئے کمزور موٹی سے کہیں بہتر ہوں جو صاف بول بھی نہیں سکتا۔

﴿53﴾ پھر جس اللہ نے اسے بھیجا ہے، اس نے اس پر سونے کے ٹکٹن کیوں نہیں ڈالے تاکہ پتلا چلے کہ وہ اس کا رسول ہے یا اس کے ساتھ قطار باندھے فرشتے ہی آجاتے۔

﴿54﴾ چنانچہ فرعون نے اپنی قوم کو بے وقوف بنایا تو انھوں نے گمراہی میں اس کی اطاعت کر لی، بلاشبہ وہ سارے لوگ ہی اللہ کی اطاعت سے باہر نکلنے والے تھے۔

﴿55﴾ پھر جب انھوں نے کفر پر اڑے رہ کر ہمیں غصہ دلایا تو ہم نے ان سے بدلہ لیا اور ان سب کو غرق کر دیا۔

﴿56﴾ ہم نے فرعون اور اس کے سرداروں کو لوگوں کا پیشوا بنا دیا اور آپ کی قوم کے کافران کے نقش قدم پر ہیں اور ہم نے انھیں نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے نشان عبرت بنا دیا تاکہ وہ ان جیسا عمل کریں نہ ان جیسی سزا پائیں۔

﴿57﴾ جب مشرکوں نے یہ خیال کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام جن کی عبادت عیسائی کرتے ہیں، وہ بھی درج ذیل ارشاد باری کے عموم میں داخل ہیں: ﴿إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنْتُمْ لَهَا وَارِدُونَ﴾ ”بے شک تم اور جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو، دوزخ کا ایندھن ہیں۔ تم اس میں داخل ہونے والے ہو۔“ (الانبیاء: 21-98) کیونکہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے بتوں کی عبادت سے منع کیا ہے، اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام کی عبادت سے بھی روکا ہے تو اے رسول (ﷺ)! تب آپ کی قوم کے لوگ جھگڑا کر کے چیخنے

64 بلاشبہ میرا اور تمہارا رب فقط اللہ تعالیٰ ہے۔ اس کے سوا ہمارا کوئی رب نہیں، لہذا خالص اسی کی عبادت کرو اور یہ تو حید نبی وہ سیدھا راستہ ہے جس میں کوئی ٹیڑھ نہیں۔

65 پھر عیسائیوں کے مختلف گروہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں آپس میں اختلاف کیا، چنانچہ ان میں سے کچھ نے کہا: وہ معبود ہیں، کچھ نے کہا: وہ اللہ کے بیٹے ہیں اور کچھ نے کہا: وہ ان کی ماں دونوں معبود ہیں، لہذا ان ظالموں کے لیے دردناک عذاب کی صورت میں جو قیامت کے دن ان کا منتظر ہوگا، بربادی ہے کہ انھوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو الہ اور معبود بنا کر یا اللہ کا بیٹا قرار دے کر یا تین میں تیسرا (معبود) قرار دے کر خود پر ظلم کیا۔

66 کیا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اختلاف کرنے والے یہ تمام گروہ بس قیامت کے انتظار میں ہیں کہ وہ اچانک ان کے پاس آجائے اور انھیں اس کے آنے کا احساس بھی نہ ہو؟ اگر وہ ان کے پاس اس حالت میں آئی کہ وہ اپنے کفر پر اڑے ہوئے تھے تو ان کا انجام دردناک عذاب ہوگا۔

67 کفر اور گمراہی کی بنیاد پر ایک دوسرے سے گہری دوستیاں کرنے والے قیامت کے روز ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے اللہ سے ڈرنے والوں کے جو اس کے حکم مانتے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچتے ہیں۔ ان کی دوستی دائمی اور لازوال ہوگی۔

68 اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: اے میرے بندو! آج نہ تمہیں آئندہ پیش آنے والے حالات کا خوف ہے اور نہ دنیا کا جو ساز و سامان تمہارے ہاتھ نہیں آیا، اس کے کھوجانے کا کوئی غم ہے۔

69 یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے رسول ﷺ پر نازل ہونے والے قرآن پر ایمان لائے اور وہ قرآن کے تابع فرمان تھے، اس طرح کہ اس کے حکموں پر عمل کرتے تھے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رکنے والے تھے۔

70 تم اور تمہاری طرح ایمان لانے والے جنت میں داخل ہو

إِنَّ اللَّهَ هُوَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَأَعْبُدُوا هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ﴿٦٣﴾
 فَأَخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ قَوْلًا لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ
 عَذَابٍ يَوْمَ الْيَوْمِ ﴿٦٤﴾ هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ
 بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٦٥﴾ الْأَخْلَاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
 عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ ﴿٦٦﴾ يُعْبَادُ الْأَخْوَفُ عَلَيْكُمْ الْيَوْمَ وَلَا أَنْتُمْ
 تَحْزَنُونَ ﴿٦٧﴾ الَّذِينَ آمَنُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا مُسْلِمِينَ ﴿٦٨﴾ ادْخُلُوا
 الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُونَ ﴿٦٩﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصَفَافٍ
 مِنْ ذَهَبٍ وَالْكَوَابِ فِيهَا مَا شَتَّهِبَهُ الْإِنْسُ وَتَكَدُّ
 الْأَعْيُنُ وَأَنْتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٧٠﴾ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا
 بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٧١﴾ لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِنْهَا
 تَأْكُلُونَ ﴿٧٢﴾ إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابٍ جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ﴿٧٣﴾
 لَا يَفْتَرِعْنَاهُمْ وَهُمْ فِيهِ مَبْلُسُونَ ﴿٧٤﴾ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَ
 لَكِنْ كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ ﴿٧٥﴾ وَنَادُوا إِلَيْكَ لِيَقْضِ عَلَيْنَا
 رَبُّكَ قَالَ إِنَّكُمْ مَكِثُونَ ﴿٧٦﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ بِالْحَقِّ وَلَكِنْ
 أَكْثَرُكُمْ لِلْحَقِّ كَرِهُونَ ﴿٧٧﴾ أَمْ أَبْرَمُوا أَمْراً فَاِنَّا مَبْرِمُونَ ﴿٧٨﴾

جاو جہاں تم ہمیشہ کی، دائمی اور نہ ختم ہونے والی نعمتوں کو پا کر خوش و خرم رہو گے۔

71 ان کے نوکر چاکر سونے کے برتن اور رکابیاں، جن کے کنڈے نہیں ہوں گے، لے کر چکر لگائیں گے، کھانے پینے کا دور چلے گا، جنت میں دل پسند اور من چاہی چیزیں ملیں گی اور وہ سب کچھ ہوگا جسے دیکھ کر آنکھوں کو سرور ملے گا اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے، کبھی اس سے نکالے نہ جاؤ گے۔

72 یہ جنت جس کے اوصاف تمہیں بتائے گئے ہیں، یہی وہ بہشت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تمہارے اعمال کے بدلے تمہیں وارث بنایا۔

73 اس میں تمہارے لیے نہ ختم ہونے والے بکثرت پھل ہوں گے جنہیں تم کھاتے رہو گے۔

جب اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاروں کی جزا کا ذکر فرمایا تو ساتھ ہی ان لوگوں کی سزا کا ذکر کر دیا جو ان کے مخالف ہیں اور وہ ہیں مجرم لوگ، چنانچہ فرمایا:

74 بلاشبہ کفر اور گناہ کرنے والے مجرم قیامت کے دن دوزخ کے عذاب میں ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ 75 ان کے عذاب میں کمی نہ ہوگی اور وہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہو کر اس میں رہیں گے۔ 76 ہم نے انہیں آگ میں داخل کر کے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن وہ کفر کر کے خود اپنے آپ پر ظلم کرنے والے تھے۔ 77 وہ جہنم کے داروغے مالک کو پکار پکار کر کہیں گے: اے مالک! تیرا رب ہمیں موت ہی دے دے کہ ہم عذاب سے نجات پاسکیں تو مالک انہیں جواب دیتے ہوئے کہے گا: بلاشبہ تم ہمیشہ اس عذاب میں رہو گے، کبھی مرو گے نہیں اور نہ عذاب تم سے ختم ہوگا۔ 78 یقیناً ہم دنیا میں تمہارے پاس حق لائے تھے جس میں کوئی شک و شبہ نہ تھا لیکن تم میں سے اکثر لوگ حق کو ناپسند کرنے والے تھے۔

79 اگر انھوں نے نبی اکرم ﷺ کے خلاف کوئی سازش کی اور ان کے لیے کوئی چال چلی تو ہم بھی ان کے مقابلے میں اپنی تدبیر کرنے والے ہیں جو ان کی سازش سے کہیں زیادہ پختہ و مضبوط ہے۔
نوائے: فاستقوا اور نافرمانوں کی دوستیاں روز قیامت ختم ہو جائیں گی جبکہ پرہیزگاروں کی دوستیاں سدا بہار ہیں۔ ایمان والوں کے لیے ہر اس امر میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری اور تسلی ہے جو وہ دنیا میں اپنے پیچھے چھوڑ گئے اور جس سے انہیں مستقبل میں واسطہ پڑے گا۔ حق سے نفرت و کراہت انتہائی خطرناک ہے۔ کافروں کا مکرو فریب بھی اپنا ناپڑتا ہے، خواہ کچھ دیر کے بعد ہی ہو۔

أَمْ يَحْسِبُونَ أَنَّا لَأَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ بَلَىٰ وَرُسُلْنَا لَدَيْهِمْ

يَكْتُبُونَ ﴿٨٠﴾ قُلْ إِنْ كَانَ لِلرَّحْمَنِ وَلَدٌ فَأَنَا أَوَّلُ الْعَبْدِينَ ﴿٨١﴾

سُبْحَانَ رَبِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿٨٢﴾

فَذَرَهُمْ خِيصًا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوْعَدُونَ ﴿٨٣﴾

وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَهٌُ وَفِي الْأَرْضِ إِلَهٌُ وَهُوَ الْحَكِيمُ

الْعَلِيمُ ﴿٨٤﴾ وَتَبَارَكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا

وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٥﴾ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الَّذِي

يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ

يَعْلَمُونَ ﴿٨٦﴾ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ فَأَنَّى

يُؤْفَكُونَ ﴿٨٧﴾ وَقِيلَ لَهُ رَبِّ إِنَّا هُوَ آءَاءُ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٨٨﴾

فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلَامٌ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٨٩﴾

سُورَةُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
سُورَةُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حَمْدٌ ۝ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ۝ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ

إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ ۝ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ ۝

495

﴿80﴾ کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کی ان پوشیدہ باتوں کو نہیں سنتے جو انھوں نے اپنے دلوں میں چھپا رکھی ہیں یا جن باتوں کے ساتھ وہ آپس میں سرگوشیاں کرتے ہیں۔ کیوں نہیں! یقیناً ہم یہ سب کچھ سنتے ہیں بلکہ فرشتے ان کے پاس ان کا ہر عمل لکھ رہے ہیں۔

﴿81﴾ اے رسول (ﷺ)! جو لوگ نبیوں کی نسبت اللہ کی طرف کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس سے بلند و برتر ہے جو وہ کہتے ہیں۔ ان سے کہہ دیں: اللہ تعالیٰ کی کوئی اولاد نہیں، وہ اس سے بری اور پاک ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی سب سے پہلے عبادت کرنے اور پاکی بیان کرنے والا ہوں۔

﴿82﴾ آسمانوں، زمین اور عرش کا رب ان باتوں سے بری اور پاک ہے جو یہ مشرک لوگ شرکات دار، بیوی اور اولاد کے حوالے سے اس سے منسوب کرتے ہیں۔

﴿83﴾ سوائے رسول (ﷺ)! انھیں ان کے باطل میں بھٹکتا چھوڑ دیجیے اور وہ کھیل کھیلنے میں مشغول رہیں یہاں تک کہ انھیں اپنے اس دن سے واسطہ پڑ جائے جس کا ان سے وعدہ ہے اور وہ ہے قیامت کا دن۔

﴿84﴾ وہی پاک رب آسمانوں میں سچا معبود ہے اور وہی زمین میں معبود برحق ہے اور وہ اپنی تخلیق، تقدیر اور تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔ اپنے بندوں کے احوال خوب جاننے والا ہے۔ ان کی کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔

﴿85﴾ اللہ پاک کی خیر و برکت نہایت ہی زیادہ ہے جس اکیلے کے لیے آسمانوں، زمین اور ان کے درمیان کی ہر چیز کی بادشاہی ہے اور اسی اکیلے کے پاس اس گھڑی کا علم ہے جس میں قیامت قائم ہوگی۔ اس کے سوا اسے کوئی نہیں جانتا۔ اسی کی طرف تم حساب کتاب اور جزا کے لیے آخرت میں لوٹائے جاؤ گے۔

﴿86﴾ اور جن کی مشرک اللہ کے سوا عبادت کرتے ہیں، وہ اللہ کے ہاں سفارش کا اختیار بھی نہیں رکھتے، سوائے اس کے جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اسے اس چیز کا جس کی اس نے گواہی دی، علم بھی ہو، جیسے عیسیٰ علیہ السلام، عزیر علیہ السلام اور فرشتے۔

﴿87﴾ اگر آپ ان سے پوچھیں: انھیں کس نے پیدا کیا؟ تو وہ ضرور کہیں گے: ہمیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا۔ پھر اس اعتراف (سمجھنے ماننے) کے بعد وہ اس کی عبادت سے کس طرح پھیرے جاتے ہیں؟ ﴿88﴾ اس پاک ذات کو اس شکوے کا بھی علم ہے جو اس کے رسول کو اپنی قوم کے جھٹلانے کے بارے میں ہے اور اس کے اس قول کا بھی کہ اے میرے رب! یہ قوم اس پر ایمان نہیں لاتی جو تو نے مجھے دے کر ان کی طرف بھیجا ہے۔

﴿89﴾ سو آپ ان سے منہ پھیر لیں اور ان سے وہ بات کہیں جس سے آپ ان کے شر سے دور رہیں..... اور یہ مکہ کی بات ہے..... عنقریب وہ جان لیں گے کہ انھیں کیا سزا ملتی ہے۔

سورۃ دخان کی ہے

سورۃ کے بعض مضامین: مشرکین کو جلد اور دیر سے آنے والی اس سزا کو بیان کر کے ڈرانا دھمکانا جو ان کی منتظر ہے۔

تفسیر: ﴿١﴾ ﴿حَمْدٌ﴾ اس طرح کے حروف مقطعات پر تفصیلی گفتگو سورۃ بقرہ کے شروع میں گزر چکی ہے۔

﴿٢﴾ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی قسم کھائی ہے جو حق کی طرف راہ ہدایت کو واضح کرنے والا ہے۔

﴿٣﴾ یقیناً ہم نے قرآن شب قدر میں اتارا اور یہ بہت زیادہ خیر و برکت والی رات ہے۔ بلاشبہ ہم اس قرآن کے ذریعے سے ڈرانے والے ہیں۔

﴿٤﴾ اسی رات ہر مضبوط کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے جو روزی اور موت وغیرہ کے ان امور سے متعلق ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ اس سال کرنے والا ہوتا ہے۔

فوائد: ﴿١﴾ بندے کا علم اپنے رب کے بارے میں جوں جوں بڑھتا ہے، تو ان اس کا اعتماد اپنے رب پر زیادہ ہوتا ہے اور وہ اس کی شریعت کا پابند ہوتا چلا جاتا ہے۔ ﴿٢﴾ قیامت کے وقت کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

﴿٣﴾ قرآن مجید کا خیر و برکت سے بھرپور لیلیۃ القدر میں نازل ہونا اس کی عظیم قدر و منزلت کی دلیل ہے۔

5) ہم ہر پختہ اور مضبوط کام کا فیصلہ خود کرتے ہیں، بلاشبہ ہم ہی ہیں رسول بھیجے والے۔

6) اے رسول (ﷺ)! ہم جن کی طرف رسول بھیجتے ہیں، ان پر آپ کے رب کی رحمت کرنے کے لیے بھیجتے ہیں۔ بلاشبہ وہی ہے اپنے بندوں کی باتیں خوب سننے والا اور ان کے کاموں اور نیتوں کو خوب جاننے والا۔ ان میں سے کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں۔

7) وہ آسمانوں کا رب ہے، زمین کا رب ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے، اس کا بھی رب ہے۔ اگر تم اس پر یقین رکھتے ہو تو میرے رسول ﷺ پر بھی ایمان لاؤ۔ 8) اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ اس کے سوا کوئی زندہ کرنے والا ہے نہ مارنے والا۔ وہی تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادا کا رب ہے۔ 9) یہ مشرک اس پر یقین نہیں رکھتے بلکہ وہ اس بارے میں شک میں مبتلا ہیں اور اپنے باطل میں پڑے اس سے غفلت برت رہے ہیں۔ 10) لہذا اے رسول (ﷺ)! آپ اپنی قوم پر جلد آنے والے عذاب کا انتظار کریں جس دن آسمان واضح دھواں لائے گا جسے شدت بھوک سے وہ خود اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔ 11) جو آپ کی ساری قوم کو گھیر لے گا اور ان سے کہا جائے گا: یہ عذاب جو تم پر آیا ہے، نہایت دردناک عذاب ہے۔ 12) تو وہ اپنے رب سے گڑگڑاتے ہوئے عرض کریں گے: اے ہمارے رب! یہ عذاب ہم سے دور کر دے جو تو نے ہم پر بھیجا ہے۔ اگر تو نے اسے ہم سے دور کر دیا تو ہم ضرور تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائیں گے۔ 13) وہ کیسے نصیحت حاصل کریں گے اور اپنے رب کی طرف رجوع کریں گے، حالانکہ ان کے پاس رسول آ گیا ہے جس کی رسالت بالکل واضح ہے اور وہ اس کی سچائی اور امانت کو بھی جان چکے ہیں؟ 14) پھر بھی انھوں نے اس کی تصدیق سے منہ پھیرا اور اس کے بارے میں کہا: وہ تو سکھا یا پڑھا یا ہوا ہے جسے کوئی اور سکھاتا ہے، وہ رسول نہیں ہے، نیز آپ کے بارے

أَمْرًا مِنْ عِنْدِنَا إِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ ۚ رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۙ رَبِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَابَيْنَهُمَا إِنَّ كُنْتُمْ مُوقِنِينَ ۙ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ۙ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ يَلْعَبُونَ ۙ فَاذْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُحَانٍ مُبِينٍ ۙ يَغْشى النَّاسُ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ۙ رَبَّنَا اكشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ۙ أَنْتَ لَهُمُ الدَّكْرَى ۙ وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُبِينٌ ۙ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَجْنُونٌ ۙ إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ ۙ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى ۙ إِنَّا مُنْتَقِمُونَ ۙ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ۙ أَنْ أَدْوَأَ إِلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ ۙ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۙ وَإِنْ لَأَتَعْلُوا عَلَيَّ اللَّهُ ۙ إِنِّي أَنْتِمْ بُرْهَانٌ وَإِنِّي عَدْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ أَنْ تَرْجُمُونِ ۙ وَإِنْ لَكُمْ مُؤْمِنُونَ فَاغْتَرِبُوا فِدَاعًا رَبِّيَ أَنْ هُوَ لَكُمْ قَوْمٌ مُجْرِمُونَ ۙ فَاسْرِ بِعِبَادِي لَيْلًا إِنَّكُمْ مُتَّبَعُونَ ۙ وَاتْرِكِ الْبَحْرَ هُوَ إِلَهُمُ جُنْدٌ مُعْرِفُونَ ۙ كَمْ تَرَكُوا مِنْ جَنَّتٍ وَعَيْوُنٍ ۙ وَذُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ۙ

496

میں کہا: وہ تو دیوانہ ہے۔ 15) بلاشبہ ہم جب تم سے عذاب تھوڑا سا دور کر دیں گے تو یقیناً تم دوبارہ کفر اور جھٹلانے کی راہ پر چل نکلو گے۔ 16) اے رسول (ﷺ)! ان کے بارے میں اس دن کا انتظار کریں جس دن ہم آپ کی قوم کے کافروں کو بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے اور وہ ہے بدر کا دن۔ بلاشبہ ہم ان سے ان کے اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے رسول ﷺ کو جھٹلانے کا ضرور بدلہ لیں گے۔ 17) یقیناً ان سے پہلے ہم نے فرعون کی قوم کو آزمایا اور ان کے پاس اللہ کی طرف سے نہایت معزز رسول، یعنی موسیٰ علیہ السلام آئے جنھوں نے انھیں اللہ تعالیٰ کی توحید اور عبادت کی دعوت دی۔ 18) موسیٰ علیہ السلام نے فرعون اور اس کی قوم سے کہا: بنی اسرائیل کو میرے حوالے کر دو۔ وہ اللہ کے بندے ہیں، تمہیں کوئی حق نہیں کہ انھیں غلام بناؤ۔ بلاشبہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں۔ مجھے جو بات تم تک پہنچانے کا حکم ہے، اس میں امانت دار ہوں۔ میں اس میں ذرا کمی بیشی نہیں کرتا۔ 19) تم اللہ کی عبادت چھوڑ کر اور اس کے بندوں پر اپنی بڑائی کا نظہار کر کے اس کے سامنے سرکشی نہ کرو، بلاشبہ میں تمہارے پاس کھلی دلیل لانے والا ہوں۔ 20) بلاشبہ میں نے اپنے اور تمہارے رب کی پناہ لے لی ہے اس بات سے کہ تم مجھے سنگسار کر دو۔ 21) اگر تم میری لائی ہوئی بات کی تصدیق نہیں کرتے تو مجھ سے الگ ہی رہو اور کسی بڑے ارادے سے میرے قریب نہ آؤ۔ 22) پھر موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی کہ یہ ساری قوم، یعنی فرعون اور اس کے سردار مجرم لوگ ہیں جو جلد عذاب کے حقدار ہیں۔ 23) تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ اپنی قوم کو لے کر راتوں رات نکل جا اور یہ بھی بتا دیا کہ فرعون اور اس کی قوم ان کا پیچھا ضرور کریں گے۔ 24) جب انھوں نے اور بنی اسرائیل نے سمندر (بجیرات مڑہ) کو عبور کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے انھیں حکم دیا کہ سمندر کو ساکن چھوڑ جاؤ، بلاشبہ فرعون اور اس کا لشکر اسی سمندر میں ڈوب کر ہلاک ہونے والے ہیں۔ 25) فرعون اور اس کی قوم نے اپنے پیچھے کتنے ہی باغات اور جاری چشمے چھوڑے! 26) اور انھوں نے اپنے پیچھے کتنی ہی کھیتیں اور عمدہ ٹھکانے چھوڑے!

نوائد: رسولوں کا مبعوث ہونا اور قرآن کا نازل ہونا، بندوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کی نشانی ہے۔ ﴿انبیاء علیہم السلام﴾ کی بعثت کمزوروں کو مغرور طاقو توروں کی غلامی سے آزادی دلانے کے لیے تھی۔ ﴿مومن﴾ پر فرض ہے کہ وہ اپنے رب کی پناہ پکڑے کہ وہ اسے اس کے دشمن سے محفوظ رکھے۔ ﴿کافر﴾ جب دعوت دین قبول نہ کریں اور اہل ایمان سے لڑائی کریں تو ان کے خلاف بددعا کرنا جائز اور مستحب ہے۔

وَنَعْمَةً كَانُوا فِيهَا فَكَيْفَ هِيَ ﴿٢٨﴾ كَذَلِكَ تَضَاهَىٰ قَوْمًا خَيْرِينَ ﴿٢٨﴾
فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنظَرِينَ ﴿٢٩﴾ وَلَقَدْ
بَجَيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ ﴿٣٠﴾ مِنْ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ
كَانَ عَلِيًّا مِنَ الْمُسْرِفِينَ ﴿٣١﴾ وَلَقَدْ اخْتَرْنَاهُمْ عَلَىٰ عِلْمٍ عَلَيَّ
الْعَلَمِينَ ﴿٣٢﴾ وَاتَيْنَهُمُ مِنَ الْآيَاتِ مَا فِيهِ بَلَاءٌ مُّبِينٌ ﴿٣٣﴾ إِنَّ هَؤُلَاءِ
لَيَقُولُونَ ﴿٣٤﴾ إِنَّ هِيَ إِلَّا مَوْتَتُنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُنشَرِينَ ﴿٣٥﴾
فَاتُوا يَا بَنِي آدَمَ إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٣٦﴾ أَمْ خَيْرٌ أَمْ قَوْمٌ تُبَعِّدُوا
الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ أَهْلَكَنَّهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿٣٧﴾ وَمَا
خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعِيبِينَ ﴿٣٨﴾ مَا خَلَقْنَاهَا إِلَّا
بِالْحَقِّ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ
مِيقَاتُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٤٠﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلَىٰ عَنْ مَوْلَىٰ شَيْئًا وَلَا
هُم يُنصَرُونَ ﴿٤١﴾ إِلَّا مَنْ رَحِمَ اللَّهُ إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٤٢﴾
إِنَّ شَجَرَتَ الرَّقُومِ ﴿٤٣﴾ طَعَامُ الْأَشْيَمِ ﴿٤٤﴾ كَالْمُهْلِ ﴿٤٥﴾ يَغْلِي
فِي الْبُطُونِ ﴿٤٦﴾ كَغَلِيِّ الْحَمِيمِ ﴿٤٧﴾ خَذْوَةٌ فَاعْتَلَوْهُ إِلَىٰ سَوَاءِ
الْحَمِيمِ ﴿٤٨﴾ ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ﴿٤٩﴾

497

اور انھوں نے اپنے پیچھے کتنی ہی آرام کی چیزیں چھوڑیں جن میں وہ عیش کر رہے تھے (28) ان کے ساتھ اسی طرح ہوا جیسے تمہیں بتایا گیا ہے اور ہم نے ان کے باغات، چشموں، کھیتوں اور ٹھکانوں کا دوسری قوم، یعنی بنی اسرائیل کو وارث بنا دیا۔ (29) پھر فرعون اور اس کی قوم کے غرق ہونے پر نہ تو زمین و آسمان روئے اور نہ انھیں مہلت ہی ملی کہ وہ توبہ کرتے۔ (30) یقیناً ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت آمیز عذاب سے نجات دی، جبکہ فرعون اور اس کی قوم ان کے بیٹوں کو قتل کرتے اور ان کی عورتوں (بیٹیوں) کو زندہ رکھتے تھے۔ (31) ہم نے انھیں فرعون کے عذاب سے نجات دی۔ بلاشبہ وہ نہایت مغرور اور اللہ کے حکم اور اس کے دین سے سرکش کرنے والا تھا۔ (32) یقیناً ہم نے اپنے علم کی بنا پر بنی اسرائیل کو ان کے انبیاء کی کثرت کی وجہ سے ان کے زمانے کے تمام لوگوں میں چن لیا۔ (33) ہم نے انھیں دلائل اور نشانیوں عطا کیں جن کے ساتھ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی تائید کی، ان میں ان کے لیے ظاہری انعامات تھے جیسے من و سلوکی وغیرہ۔ (34) بلاشبہ یہ جھٹلانے والے مشرک تو دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کرتے ہوئے یہی کہتے ہیں: (35) ہمارا مرنا تو صرف پہلی بار ہی ہے، پھر اس کے بعد کوئی زندگی نہیں اور اس موت کے بعد ہمیں اٹھایا نہیں جائے گا۔ (36) لہذا اے محمد! آپ اور آپ کے پیروکار ہمارے فوت شدہ باپ دادے زندہ کر کے لے آئیں، اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو کہ اللہ تعالیٰ فوت ہو جانے والوں کو حساب کتاب اور جزا سزا کے لیے زندہ کر کے دوبارہ اٹھائے گا۔ (37) اے رسول (ﷺ)! کیا آپ کو جھٹلانے والے یہ مشرک قوت اور دفاع میں زیادہ بہتر ہیں یا قوم شیج اور ان سے پہلے آنے والے جیسے عاد اور ثمود۔ ہم نے ان سب کو ہلاک کر دیا، یقیناً وہ مجرم تھے۔ (38) اور ہم نے آسمانوں، زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو کھیل کے طور پر پیدا نہیں کیا۔ (39) ہم نے آسمانوں اور زمین کو کسی عظیم حکمت کے تحت پیدا کیا ہے مگر مشرکوں کی اکثریت یہ نہیں جانتی۔ (40) بلاشبہ قیامت کا دن جس میں اللہ تعالیٰ

اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرے گا، تمام مخلوقات کے لیے طے شدہ وقت ہے جس میں اللہ تعالیٰ انھیں جمع کرے گا۔ (41) اس دن کوئی قریبی اپنے کسی عزیز کو نہ کوئی دوست اپنے کسی دوست کو کوئی نفع دے گا اور نہ وہ اللہ کے عذاب سے بچ سکیں گے کیونکہ اس دن بادشاہی صرف اللہ کی ہوگی۔ کوئی اس کا دعویٰ کرنے کی جرأت نہیں کرے گا۔

(42) ہاں لوگوں میں سے جس پر اللہ تعالیٰ نے رحم کیا، وہ ضرور اپنے ان نیک اعمال سے فائدہ اٹھائے گا جو اس نے آگے بھیجے۔ بلاشبہ اللہ ہی سب پر غالب ہے، اس پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ وہ اپنے توبہ کرنے والے بندوں پر خوب رحم کرنے والا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے قیامت کا ذکر کیا تو ساتھ ہی یہ بھی ذکر کر دیا کہ جزا کے اعتبار سے لوگوں کے مختلف گروہ ہوں گے، چنانچہ فرمایا:

(43) بلاشبہ زقوم (تھوہر) کا درخت جسے اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ میں اگا یا ہے۔

(44) وہ بہت بڑے گناہ والے، یعنی کافر کا کھانا ہے، وہ اس کے خمیٹ پھل سے کھائے گا۔

(45) یہ پھل کالے تیل کی طرح ہوگا جو اپنی حرارت کی شدت کی وجہ سے ان کے پیٹوں میں کھولے گا۔

(46) اس طرح جیسے انتہا درجے کا گرم پانی ہوتا ہے۔ (47) اور آگ کے داروغوں سے کہا جائے گا: اسے پڑ لو اور پھر سختی سے گھیٹے ہوئے اسے جہنم کے درمیان لے جاؤ۔

(48) پھر اس عذاب پانے والے کے سر پر سخت گرم پانی ڈالو اور اس کے عذاب میں وقفہ نہ آنے پائے۔

نوٹ: کائنات کافر کی موت پر غمگین نہیں ہوتی کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بے قیمت ہوتا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی پیدائش کمال حکمت کے لیے ہے جس سے لحد (بے دین) بے خبر رہتے ہیں۔ کافر کو جسمانی اور روحانی دونوں طرح کا عذاب دیا جائے گا۔

49 اور اسے ذلیل کرنے کے لیے کہا جائے گا: یہ دردناک عذاب چکھ، تو بڑا باعزت بنتا تھا، قوم میں تیری گستاخی کا کوئی سوچ بھی نہ سکتا تھا۔

50 بلاشبہ یہ وہی عذاب ہے جس کے قیامت کے دن واقع ہونے پر تم شک میں پڑے تھے۔ اب اس کا نظارہ کر کے تو تمہارا شک ختم ہو گیا۔

51 بلاشبہ اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈرنے والے اپنی جائے قیام میں ہر پریشانی سے امن و چین میں ہوں گے۔

52 وہ باغوں اور جاری چشموں میں ہوں گے۔

53 وہ جنت میں باریک اور موٹا ریشم پہنیں گے۔ وہ ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوں گے اور ان میں سے کوئی دوسرے کی گدی نہیں دیکھ پائے گا۔ 54 جس طرح ہم نے ان پر مذکورہ بالا احسانات کیے، اسی طرح جنت میں ان کے نکاح خوبصورت عورتوں سے کر دیں گے جن کی آنکھیں بڑی بڑی ہوں گی، جن کی سفیدی نہایت سفید اور سیاہی نہایت سیاہ ہوگی۔

55 اس (جنت) میں وہ اپنے خادموں کو بلائیں گے تاکہ وہ انہیں ہر طرح کے پھل پیش کریں جو وہ چاہیں گے جبکہ ان کے ختم ہونے اور ان سے نقصان پہنچنے کا انہیں کوئی ڈر نہ ہوگا۔ 56 وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ انہیں اس میں موت نہیں آئے گی، سوائے اس پہلی موت کے جس سے انہیں دنیا میں واسطہ پڑا اور ان کا رب انہیں آگ کے عذاب سے بچائے گا۔ 57 مذکورہ مقام، یعنی انہیں جنت میں داخل کرنا اور جہنم سے بچانا، آپ کے رب کے فضل و احسان سے انہیں ملنے والی ایسی عظیم کامیابی ہے کہ کوئی کامیابی اس کے برابر نہیں ہو سکتی۔ 58 اے رسول (ﷺ)! ہم نے اس قرآن کو آپ کی عربی زبان میں نازل کر کے نہایت آسان اور سہل کر دیا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ 59 چنانچہ آپ اپنی فتح اور ان کی تباہی کا انتظار کریں، بلاشبہ وہ آپ کی ہلاکت کے انتظار میں ہیں۔

ذُقْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ 49 إِنَّ هَذَا مَا كُنْتُمْ بِهِ

تَمْتَرُونَ 50 إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ 51 فِي جَنَّتٍ وَعُيُونٍ 52

يَلْبَسُونَ مِنْ سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَقَابِلِينَ 53 كَذَلِكَ وَزَوَّجْنَاهُمْ

بِحُورٍ عِينٍ 54 يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ 55 لَا يَأْتِيهِمْ فِيهَا

الْمَوْتُ إِلَّا الْمَوْتَةُ الْأُولَىٰ 56 وَوَقَّهْمُ عَذَابَ الْجَحِيمِ 57

فَضْلًا 58 مِنْ رَبِّكَ 59 ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ 60 فَاتَّمَايَسَّرْ لَهُ

يَلْسَانَكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ 61 فَارْتَقِبْ إِنَّهُمْ مُرْتَقِبُونَ 62

وَرَبُّكَ الشَّهِيدُ 63 وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ 64 وَرَبُّكَ الْكَرِيمُ 65

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ 66

حَمْدٌ 67 تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ 68 إِنَّ فِي السَّمَوَاتِ

وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّلْمُؤْمِنِينَ 69 وَفِي خَلْقِكُمْ وَمَا يَبْدئُ مِنْ دَابَّةٍ

آيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ 70 وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا أَنْزَلْنَا

اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ رِزْقٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ

تَصْرِيفِ الرِّيْحِ آيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ 71 تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا

عَلَيْكَ بِالْحَقِّ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ اللَّهِ وَآيَاتِهِ يُؤْمِنُونَ 72

سورہ جاثیہ کی ہے

سورت کے بعض مقاصد: شرعی آیات اور کائنات میں پھیلی نشانیوں کی تخلیق کے احوال کا بیان، نیز دوبارہ اٹھائے جانے کے منکر متکبروں کی کٹ جتھیوں کا رد اور ان کو ڈرانا۔

تفسیر: 1 ﴿حم﴾ اس طرح کے حروف پر بحث سورہ بقرہ کے شروع میں گزر چکی ہے۔

2 قرآن مجید اس اللہ کا نازل کیا ہوا ہے جو سب پر غالب ہے، اس پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور وہ اپنی تخلیق، نقدیر اور تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔

3 بلاشبہ آسمانوں اور زمین میں ایمان والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور وحدانیت کے یقینی دلائل ہیں کیونکہ وہی آیتوں سے نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

4 اور اے لوگو! تمہیں نطفے سے، پھر جھے ہوئے خون سے اور پھر گوشت کے لوتھڑے سے پیدا کرنے اور زمین پر چلنے والے جانوروں کی پیدائش میں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے پھیلا دیا ہے، اللہ تعالیٰ کی

وحدانیت کے دلائل ہیں، یہ یقین رکھنے والوں کے لیے کہ اللہ تعالیٰ ہی پیدا کرنے والا ہے۔ 5 دن اور رات کے ایک دوسرے کے بعد آنے جانے میں اور اس بارش میں جو اللہ تعالیٰ نے

آسمان سے اتاری، پھر اس کے ذریعے سے زمین میں نباتات اگائیں جبکہ اس سے پہلے وہ بجز تھیں اور اس میں کوئی نباتات نہیں تھیں، اور ہواؤں کو تمہارے فوائد کے لیے کبھی ایک سمت سے اور

کبھی دوسری سمت سے چلانے میں عقل مند قوم کے لیے نشانیاں ہیں، وہ ان سے اللہ کی وحدانیت اور اس کی دوبارہ اٹھانے کی قدرت پر اور اس بات پر دلیل لیتے ہیں کہ وہ ہر چیز پر قادر

ہے۔ 6 اے رسول (ﷺ)! یہ آیتیں اور دلائل ہم آپ پر حق کے ساتھ تلاوت کرتے ہیں، پھر بھی اگر یہ اللہ کے اس کلام پر ایمان نہیں لاتے جو اس کے بندے پر اتارا گیا اور اس کے دلائل

کو نہیں مانتے تو اس کے بعد وہ کس کلام پر ایمان لائیں گے اور اس کے بعد کن دلائل کی تصدیق کریں گے؟

فوائد: 7 عظیم اور بڑی کامیابی آگ سے نجات پانا اور جنت میں داخل ہونا ہے۔ 8 اللہ تعالیٰ نے قرآن کے الفاظ اور معانی کو اپنے بندوں کے لیے آسان کر دیا ہے۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ۝ يَسْمَعُ آيَاتِ اللَّهِ تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ثُمَّ يَصُرُّ مُسْتَكْبِرًا
 كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا فَبَشْرَهُ بِعَذَابِ إِلِيمٍ ۝ وَإِذَا عَلِمَ مِنَ الْيَتِنَاشِيَا
 لِيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝ ۱۱ ۝ مِنْ وَرَائِهِمْ جَهَنَّمُ
 وَلَا يُعْنِي عَنْهُمْ كَيْسُ بُوَاشِيَا وَلَا مَا يَتَّخِذُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ
 وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ ۱۲ ۝ هَذَا هُدًى وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ
 عَذَابٌ مِّن رَّجْزِ الْيَوْمِ ۝ ۱۳ ۝ اللَّهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِيَجْزِيَ الْفُلُكُ
 فِيهِ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ ۱۴ ۝ وَسَخَّرَ لَكُم مَّا
 فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ
 لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝ ۱۵ ۝ قُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُ وَالَّذِينَ لَا يَرْجُونَ
 أَيَّامَ اللَّهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ ۱۶ ۝ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا
 فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ۝ ۱۷ ۝ وَلَقَدْ
 آتَيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ
 وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝ ۱۸ ۝ وَآتَيْنَاهُمْ بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَمَا اخْتَلَفُوا
 إِلَّا مَن بَعْدَ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ إِنَّ رَبَّكَ
 يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ ۱۹ ۝

499

اللہ کا عذاب اور بہت بڑی تباہی و ہلاکت ہے ہر سخت
 جھوٹے بہت بڑے گناہ گار کے لیے۔ ۱۱ یہ کافر قرآن کی
 آیتیں سنتا ہے جو اس کے سامنے پڑھی جاتی ہیں، پھر بھی حق کی
 پیروی سے اپنے آپ میں تکبر کرتے ہوئے اپنے پچھلے کفر اور گناہوں
 پر اڑا رہتا ہے، یوں جیسے اس نے وہ آیتیں سنی ہی نہیں جو اس کے
 سامنے پڑھی گئیں، لہذا اے رسول (ﷺ)! آپ اسے اس چیز
 کی خبر دے دیں جو آخرت میں اسے بری لگے گی، اور وہ دردناک
 عذاب ہے جو آخرت میں اس کا انتظار کر رہا ہے۔ ۱۲ جب اسے
 قرآن کی کوئی چیز (حکم اور آیت وغیرہ) پہنچتی ہے تو وہ اس سے
 ٹھٹھا کرتا اور اس کا مذاق اڑاتا ہے۔ یہی لوگ جو قرآن کا مذاق
 اڑانے کی عادت کا شکار ہیں، ان کے لیے قیامت کے دن رسوا
 کرنے والا عذاب ہے۔ ۱۳ ان کے آگے دوزخ کی آگ ہے
 جو آخرت میں ان کا انتظار کر رہی ہے اور جو اموال انھوں نے
 کمائے ہیں، وہ اللہ (کے عذاب) سے بچانے میں ان کے کسی
 کام نہ آئیں گے اور جن بتوں کو انھوں نے اللہ کے سوا کارساز بنا
 کر ان کی عبادت کی، وہ بھی ان سے کوئی عذاب دور نہ کر سکیں گے
 اور ان کے لیے قیامت کے دن بہت بڑا عذاب ہے۔ ۱۴ یہ
 کتاب جسے ہم نے اپنے رسول محمد (ﷺ) پر اتارا ہے، حق کی
 راہ دکھانے والی ہے اور جو لوگ اپنے رب کی ان آیتوں کا انکار
 کرتے ہیں جو اس کے رسول (ﷺ) پر اتاری گئیں، ان کے لیے
 نہایت دردناک اور تکلیف دہ سخت عذاب ہے۔ ۱۵ اے لوگو!
 اکیلا اللہ ہی ہے جس نے سمندر تمھارے تابع کر دیا تاکہ اس کے
 حکم سے کشتیاں اس میں چلیں اور تاکہ تم کمائی کے جائز طریقوں
 سے اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم اپنے آپ پر ہونے والی اللہ
 کی نعمتوں کا شکر ادا کرو۔ ۱۶ اس پاک ذات نے آسمانوں میں
 موجود سورج، چاند، ستاروں کو زمین میں موجود دریاؤں،
 درختوں اور پہاڑوں وغیرہ کو تمھارے کام میں لگا دیا ہے۔ یہ
 ساری نعمتیں اس کے فضل و احسان کا نتیجہ ہیں۔ بلاشبہ ان سب کو
 تمھارے کام میں لگانے میں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور وحدانیت

کے یقینی دلائل ہیں ان لوگوں کے لیے جو اس کی آیتوں میں غور و فکر کرتے اور ان سے نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ ۱۷ اے رسول (ﷺ)! ان لوگوں سے کہہ دیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور
 اس کے رسول کی تصدیق کی: جن کافروں نے تمھارے ساتھ برا سلوک کیا ہے، ان سے درگزر کرو، وہ جنہیں اللہ کی نعمتوں یا اس کی سزاؤں کی کوئی پروا نہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس کے
 ان اعمال کا بدلہ دے گا جو اس نے دنیا میں کیے ہوں گے، صبر کرنے والے مومنوں کو بھی اور زیادتی کرنے والے کافروں کو بھی۔ ۱۸ جس نے کوئی نیک عمل کیا، اس کے نیک عمل کا پھل اسے ہی
 ملے گا، اللہ اس کے عمل سے بے نیاز ہے اور جس نے برے عمل کیے تو اس کے برے اعمال کے نتیجے میں سزا بھی اسے ہی ملے گی۔ اللہ تعالیٰ کو اس کی برائی کا کوئی نقصان نہیں، پھر تم آخرت میں
 ہماری ہی طرف لوٹنا چاہو گے تاکہ ہم ہر ایک کو وہ بدلہ دیں جس کا وہ حق دار ہے۔ ۱۹ یقیناً ہم نے بنی اسرائیل کو تورات اور اس کے حکم کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کی صلاحیت
 عطا کی اور ہم نے زیادہ تر انبیاء انھی میں سے، یعنی ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے بھیجے۔ ہم نے انھیں طرح طرح کی پاکیزہ روزیاں عطا کیں اور انھیں ان کے زمانے کے لوگوں پر فضیلت
 بخشی۔ ۲۰ ہم نے انھیں ایسے دلائل دیے جو حق کو باطل سے واضح کرتے ہیں، پھر انھوں نے اختلاف اس وقت کیا جب ہمارے نبی محمد (ﷺ) کی بعثت سے ان پر جتیں قائم ہو چکی تھیں۔ اس
 اختلاف پر انھیں صرف ان کی اس سرکشی نے آمادہ کیا جو وہ ریاست اور اقتدار حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے کے خلاف کرتے تھے۔ اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب قیامت کے
 دن ان کے درمیان اس چیز کے بارے میں فیصلہ فرمائے گا جس میں وہ دنیا میں اختلاف کرتے تھے اور وہ واضح کرے گا کہ کون حق پر تھا اور کون باطل پر۔

نوٹ: جھوٹ بولنا، گناہوں پر اڑ جانا، تکبر اور غرور کرنا اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا مذاق اڑانا گمراہ لوگوں کی نشانیوں ہیں۔ ان صفات والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے وعید سنائی (سزا کی
 وارنگ دی) ہے۔ بندوں پر اللہ تعالیٰ کے انعامات بہت زیادہ ہیں، ان میں سے ایک انعام کائنات کی ہر چیز کو ان کے تابع کرنا ہے۔ نعمتیں بندوں سے اس معبود کے شکر کا تقاضا کرتی
 ہیں جس نے انھیں وہ نعمتیں عطا کی ہیں۔ ظالم جب تک زمین میں فساد برپا نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کی حدیں پامال نہ کرے، اس وقت تک اس سے عفو و درگزر کرنا وہ عظیم اخلاق ہے جسے
 اختیار کرنے کا اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو حکم دیا ہے، بشرطیکہ ان کے غالب گمان میں اس کا نتیجہ اچھا ہو۔

﴿18﴾ پھر ہم نے آپ کو اپنے دین کے اسی طریقے، دستور اور واضح راستے پر چلایا جس کا حکم ہم نے آپ سے پہلے رسولوں کو دیا تھا۔ آپ ایمان اور نیک اعمال کی طرف بلا تے ہیں، لہذا آپ اس شریعت کی پیروی کریں اور آپ ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کریں جو حق نہیں جانتے کیونکہ ان کی خواہشات حق سے بھٹکانے والی ہیں۔

﴿19﴾ بلاشبہ جو لوگ حق نہیں جانتے، اگر آپ نے ان کی خواہشات کی پیروی کی تو وہ آپ سے اللہ کا عذاب بالکل نہ روک سکیں گے۔ بے شک تمام امتوں اور قوموں کے ظالم ایک دوسرے کے حامی و ناصر اور مومنوں کے خلاف آپس میں مددگار ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ ان پر ہیزگاروں کا مددگار ہے جو اس کے حکم ماننے والے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچنے والے ہیں۔

﴿20﴾ ہمارے رسول ﷺ پر نازل ہونے والا یہ قرآن بصیرت کی باتیں ہیں جن کے ذریعے لوگ حق کو باطل سے الگ کر کے دیکھتے ہیں اور یہ حق کی ہدایت، نیز یقین رکھنے والوں کے لیے رحمت ہے کیونکہ وہی اس سے صراطِ مستقیم کی راہنمائی لیتے ہیں تاکہ ان کا رب ان سے راضی ہو اور انھیں جنت میں داخل کرے اور آگ سے انھیں دور کر دے۔

﴿21﴾ جو لوگ اپنے اعضاء سے کفر اور گناہ کما تے ہیں، کیا انھوں نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ ہم انھیں جزا اور بدلے میں ان لوگوں کے برابر کر دیں گے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، اس طرح کہ وہ دنیا و آخرت میں برابر ہوں گے؟ ان کا یہ فیصلہ نہایت برا اور احمقانہ ہے۔

﴿22﴾ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو کمال حکمت کے تحت پیدا کیا ہے اور ان دونوں کو بے کار نہیں بنایا تاکہ ہر انسان کو اس کے اچھے یا برے عمل کا بدلہ دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ان کی نیکیوں میں کی کر کے اور ان کے گناہوں میں اضافہ کر کے ان پر ظلم نہیں کرے گا۔

﴿23﴾ اے رسول ﷺ! آپ اس شخص کو دیکھیں جو اپنی خواہشات کا پجاری ہے اور اس نے انھیں معبود کا درجہ دے رکھا ہے جن کی

ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ
الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٨﴾ إِنَّهُمْ لَنُغْنَوْنَكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَ
إِنَّ الظَّالِمِينَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ ﴿١٩﴾
هَذَا بَصِيرَةٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿٢٠﴾ أَمْ
حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَن نَّجْعَلَهُم كَالَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءً فَأَنَّىٰ تُفْحَمُهُمْ وَمِمَّا أُنشَأُ مَا يُجْعَلُونَ ﴿٢١﴾ وَ
خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَلَيُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا
كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٢٢﴾ أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ
عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِ عَشِيرَةً فَمَنْ
يَهْدِيهِ مِنْ بَعْدِ اللَّهِ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٢٣﴾ وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا
الدُّنْيَانُ نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ وَمَا لَهُم بِذَلِكَ
مِنْ عِلْمٍ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ﴿٢٤﴾ وَإِذْ أَنْتَلَىٰ عَلَيْهِمُ الْآيَاتِ بَيِّنَاتٍ
مَّا كَانُوا حُجَّتَهُمْ إِلَّا أَن قَالُوا ائْتُوا بِآيَاتِنَا إِنْ كُنْتُمْ
صَادِقِينَ ﴿٢٥﴾ قُلِ اللَّهُ يُجِيبُكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ
يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾

3
19

500

وہ کبھی مخالفت نہیں کرتا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنے علم کی بنا پر اسے گمراہ کر دیا ہے کیونکہ وہ گمراہی ہی کا حق دار ہے اور اس کے دل پر مہر لگا دی ہے، چنانچہ وہ اس طرح نہیں سن سکتا جو اس کے لیے نفع بخش ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ہے جو اس کے لیے حق دیکھنے میں رکاوٹ ہے۔ اب کون ہے جو اسے حق کی توفیق دے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسے گمراہ کر دیا؟ کیا تم خواہشاتِ نفس کی پیروی کے نقصان اور اللہ کی شریعت کی پیروی کے فائدے سے سامنے نہیں رکھتے؟

﴿24﴾ موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کے منکر کافروں نے کہا: زندگی، بس یہ دنیا کی زندگی ہی ہے، اس کے بعد کوئی زندگی نہیں۔ جو نسلیں مرجاتی ہیں، وہ واپس نہیں آتیں اور دوسری نسلیں زندہ ہو جاتی ہیں۔ ہمیں بس رات اور دن کی گردش مارتی ہے، حالانکہ ان کے پاس اپنے دوبارہ اٹھائے جانے کے انکار کا کوئی علم نہیں، وہ محض گمان کی پیروی کرتے ہیں۔ بلاشبہ محض گمان حق کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

﴿25﴾ جب موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کے منکر مشرکوں کے سامنے ہماری واضح آیات پڑھی جاتی ہیں تو ان کے پاس انکار کے لیے کوئی حجت اور دلیل نہیں ہوتی سوائے اس کے کہ وہ رسول ﷺ اور آپ کے ساتھیوں سے کہتے ہیں: اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو کہ موت کے بعد ہمیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا تو ہمارے فوت شدہ باپ دادا کو زندہ کر کے دکھاؤ۔

﴿26﴾ اے رسول ﷺ! ان سے کہہ دیں: اللہ تعالیٰ تمہیں پیدا کر کے زندہ کرتا ہے، پھر تمہیں موت دے گا، موت کے بعد پھر تمہیں حساب کتاب اور بدلہ دینے کے لیے قیامت کے دن جمع کرے گا۔ یہ وہ دن ہے جس کے آنے میں کوئی شک و شبہ نہیں لیکن زیادہ تر لوگ نہیں جانتے، اس لیے وہ نیک عمل کر کے اس کی تیاری نہیں کرتے۔

نوائے: ﴿﴾ شریعت کی پیروی کرنا واجب اور انسانوں کی خواہشات کی پیروی سے دور رہنا لازم ہے۔ ﴿﴾ مومن اور کافر جس طرح صفات میں برابر نہیں، اسی طرح ان کی جزا اور بدلہ بھی برابر نہیں۔ ﴿﴾ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو اپنی کمال حکمت کے تحت پیدا کیا جس سے مادہ پرست لٹھرنا آشنا ہیں۔ ﴿﴾ خواہشات کی پیروی بندے کو ہلاک کر دیتی اور اسے توفیق کے اسباب سے محروم کر دیتی ہے۔

وَاللَّهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُومِدُ بَخْسِرٍ
 الْبِطْلُونَ ﴿٢٧﴾ وَتَرَى كُلَّ أُمَّةٍ جَائِئَةً تَحْكُلُ أُمَّةٌ تَدْعِي إِلَى كِتَابِهَا
 الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٢٨﴾ هَذَا كِتَابُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ
 بِالْحَقِّ ۗ إِنَّا كُنَّا نَسْتَنسِخُ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٢٩﴾ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا
 وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهِ ۗ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
 الْمُبِينُ ﴿٣٠﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَآتَمَّ تَكُنْ آيَتِي تُثَلِّي عَلَيْكُمْ
 فَأَسْتَكْبِرْتُمْ وَكُنتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ﴿٣١﴾ وَإِذَا قِيلَ إِنَّ وَعْدَ
 اللَّهِ حَقٌّ ۖ وَالسَّاعَةُ لَأَرِيبٌ فِيهَا فَلْتَمَنَّ الْمَآءِدِرِيُّ مَا السَّاعَةُ
 إِنَّ نَظْرُ الْأَظْمَانِ وَمَا حُنَّ بِمُسْتَيْقِنِينَ ﴿٣٢﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا
 عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٣٣﴾ وَقِيلَ الْيَوْمَ
 نَنسِفُكُمْ كَمَا نَسِفْنَا لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا وَمَا وَلَكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمُ
 مِنْ نَّاصِرِينَ ﴿٣٤﴾ ذَٰلِكُمْ بِأَنكُمُ اتَّخَذْتُمُ آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا وَوَعَدْتُمُ
 الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۖ وَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُونَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ﴿٣٥﴾
 فِإِنَّهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٣٦﴾
 وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٣٧﴾

﴿27﴾ اللہ تعالیٰ اکیلا ہی آسمانوں کا مالک ہے اور زمین کا بادشاہ بھی، اس لیے ان میں عبادت کا حق بھی اس کے سوا کسی کا نہیں۔ جس دن وہ قیامت قائم ہوگی جس میں اللہ تعالیٰ فوت شدگان کو حساب کتاب اور جزا و سزا کے لیے اٹھائے گا، تو اس دن باطل کو پوجنے والے بڑے نقصان میں ہوں گے جو غیر اللہ کی عبادت کرتے رہے اور حق کو جھٹلانے اور باطل کو ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہے۔

﴿28﴾ اے رسول (ﷺ)! آپ اس دن دیکھیں گے کہ ہر امت اپنے گھٹنوں کے بل گری انتظار میں ہوگی کہ اس کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے۔ ہر امت کو اس کے اعمال نامے کی طرف بلایا جائے گا جسے محافظ فرشتوں نے لکھا ہوگا۔ اے لوگو! آج تمہیں ان اچھے اور برے اعمال کا بدلہ ملے گا جو تم دنیا میں کرتے تھے۔

﴿29﴾ یہ ہماری کتاب جس میں ہمارے فرشتے تمہارے اعمال درج کرتے رہے، تم پر سچی گواہی دے گی، لہذا اسے پڑھو۔ بلاشبہ ہم نے محافظ فرشتوں کو حکم دے رکھا تھا کہ تم دنیا میں جو عمل کرتے ہو، وہ اسے لکھتے جائیں۔

﴿30﴾ سو جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے تو ان کا پاک رب اپنی رحمت سے انھیں اپنی جنت میں داخل کرے گا۔ یہ جزا اور بدلہ جو اللہ تعالیٰ انھیں دے گا، یہی واضح کامیابی ہے جس کا مقابلہ کوئی کامیابی نہیں کر سکتی۔

﴿31﴾ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا، انھیں ڈانٹتے ہوئے ان سے کہا جائے گا: کیا تمہارے سامنے میری آیتیں نہیں پڑھی جاتی تھیں، پھر تم ان پر ایمان لانے میں اپنی ہتک محسوس کرتے تھے اور تم مجرم لوگ تھے جو کفر اور گناہ کماتے تھے؟

﴿32﴾ جب تم سے کہا جاتا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ، جو اس نے اپنے بندوں سے کیا ہے کہ وہ انھیں قبروں سے اٹھائے گا اور بدلہ دے گا، برحق ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں اور قیامت بلاشبہ حق ہے، لہذا اس کے لیے عمل کرو تو تم کہتے تھے: ہمیں نہیں پتا یہ قیامت کیا ہے۔ ہمیں بس ہلکا سا خیال آتا ہے کہ وہ آنے والی ہے مگر ہم یقین نہیں کہ وہ واقعی آئے گی۔

﴿33﴾ دنیا میں جو کفر اور نافرمانیاں وہ کرتے رہے، وہ ان کے سامنے ظاہر ہو جائیں گی اور وہ عذاب ان پر ٹوٹ پڑے گا جس سے ڈرائے جانے پر وہ اس کا مذاق اڑاتے تھے۔

﴿34﴾ اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا: آج ہم تمہیں آگ میں چھوڑ کر بھول جائیں گے جیسے تم اس دن کی ملاقات کو بھولے رہے اور تم نے ایمان اور نیک اعمال کے ساتھ اس کی تیاری نہ کی۔ تمہارا ٹھکانا آگ ہے جس میں تم قیام کرو گے۔ تمہارے کوئی مددگار نہیں ہوں گے جو تم سے اللہ کا عذاب دور کر سکیں۔

﴿35﴾ یہ عذاب جو تمہیں دیا جا رہا ہے، اس وجہ سے ہے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کا مذاق اڑایا اور تم ان سے ٹھٹھا کرتے تھے۔ تمہیں زندگی کی لذتوں اور خواہشات نے دھوکے میں مبتلا کیے رکھا، چنانچہ اللہ کی آیتوں کا مذاق اڑانے والے یہ کافر آگ سے نہیں نکلیں گے بلکہ ہمیشہ ہمیشہ آگ میں جلتے رہیں گے اور انھیں دنیا کی زندگی کی طرف نہیں لوٹایا جائے گا کہ وہ نیک عمل کریں اور نہ ان کا رب ان سے راضی ہوگا۔

﴿36﴾ سو ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو آسمانوں، زمین اور تمام مخلوقات کا رب ہے۔

﴿37﴾ آسمانوں اور زمین میں صرف اسی کی بڑائی اور عظمت ہے۔ وہ سب پر ایسا غالب ہے کہ کوئی اس پر غالب نہیں آسکتا۔ وہ اپنی تخلیق، تقدیر، تدبیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے۔

فوائد: ﴿﴾ قیامت کے دن کی ہولناکی اور دہشت کا بیان ہے۔ ﴿﴾ محض گمان حق کے مقابلے میں کوئی نفع نہیں دیتا، خصوصاً عقائد کے معاملے میں۔

﴿﴾ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا مذاق اڑانا کفر ہے۔

﴿﴾ دنیا کی لذتوں اور شہوات و خواہشات سے دھوکا کھانا انتہائی خطرناک ہے۔

﴿﴾ اللہ تعالیٰ کے لیے کبریائی کی صفت ثابت ہے۔